

آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

وصی شاہ

کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں
تو کیسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی میں حدت سے دہک سا جاتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا



Abul

ماں کے نام

یہ کامیابیاں عزت یہ نام تم سے ہے
 خُدا نے جو بھی دیا ہے مقام تم سے ہے
 تمہارے دم سے ہیں مرے لہو میں کھلتے گلاب
 مرے وجود کا سارا نظام تم سے ہے
 کہاں بساطِ جہاں اور میں کمسن و ناکداں
 یہ میری جیت کا سب اہتمام تم سے ہے
 جہاں جہاں ہے مری دشمنی سب میں ہوں
 جہاں جہاں ہے مرا احترام تم سے ہے

قصہ سست

11	”دعا کیجئے گا“ عباس تابش	1
14	دو شعر	2
15	کنگن (نظم)	3
17	تم میری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے	4
19	سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں	5
21	تمہیں جاناں اجازت ہے (نظم)	6
23	اس کے ہاتھوں سے جو خوشبو لے دنا آتی ہے	7
25	قلم ہو تیغ ہو تیشہ کہ ذہال مت چھینو	8
27	LAST CALL (نظم)	9
29	جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو (نظم)	10
31	میں بھی کتنا پاگل ہوں (نظم)	11
33	خیال رکھنا (نظم)	12
36	دو شعر	13

سوچتے ہیں تجھے وضو کر کے
یوں ترا احترام کرتے ہیں

14	تیر کی جانب اگر چلے ہوتے	37	کسی کی آنکھ سے سینے پڑا کر کچھ نہیں ماتا	73
15	دیارِ غیہ میں کیسے تجھے صدا دیتے	39	ایک شعر	76
16	بھنور کی گود میں جیسے کنارِ اسما تھو رہتا ہے	41	مرثیہ (نظم)	77
17	آج یوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر	43	تین شعر	78
18	جانِ جاناں! تم کہتی تھیں (نظم)	45	سپردگی (نظم)	79
19	ایک شعر	48	دُکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط	81
20	BONGOO TYCOON (نظم)	49	دُکھ درد کے ماروں سے مرا ذکر نہ کرنا	83
21	سوچتا ہوں کہ اُسے نیند بھی آتی ہوگی	53	گلِ زباں پہ وہی سُر دیوں کا موسم ہے	84
22	ہزاروں دُکھ پڑیں سہنا محبت مر نہیں سکتی	55	تب یاد بہت تم آتے ہو (نظم)	87
23	کتنی بے انصافی تھیں کتنے بے انصافی اُسے چاند کو کیا خبر	57	WELCOME (نظم)	89
24	مجھ کو معصوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردہ میں	59	تمہارے لئے ایک نظم (نظم)	91
25	کل عجب سنا مجھ سنا ہو ریت پہ	61	پاگل لڑکی (نظم)	93
26	خواب اور خوابِ شبہ (نظم)	63	ایک شعر	94
27	دو شعر	64	دیا جلنا (نظم)	95
28	یاد (نظم)	65	اُس کے سینے میں ایک نظم (نظم)	96
29	تین شعر	66	مجھے ہر کام سے پسے (نظم)	99
30	مہربانی دے دے کہ جسے جو کتاب سارے شخص کے ہیں	67	تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا (نظم)	101
31	تمام شعر میں سب تو ہے راق کا نمونہ	69	ایک شعر	102
32	میری آنکھوں کے سمندر میں جس کی جہتی ہے	71	یہ سب کما تھا نگاروں سے خوف آتا ہے	103

”دُعا کیجئے گا“

وہ اس شام بہت اُداس تھا۔ میں نے پوچھا تم نے یہ پھول کس کیلئے خریدے ہیں وہ کچھ بتاتے بتاتے رہ گیا۔ میری تیز سماعت اس کی بے لفظ گفتگو نہ سن سکی۔ میں نے جھنجھلا کر کہا وصی تمہیں کیا ہو گیا ہے، نہ بول رہے ہو نہ چپ ہو! مجھے ملنے آئے ہو یا تنگ کرنے۔۔۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر ایک جملہ اُٹھ اُٹھ۔۔۔ ”تاہش بھائی ایک سلسلہ بن رہا ہے دُعا کیجئے گا“ میں نے سوچا وصی اُدھوری بات میں شاید ”کسی کی ذلف سے لازم ہے سلسلہ دل کا“ کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔ اس جملے کے بعد خاموشی کا وقفہ طویل ہو گیا اور پھر میرے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے چاند دکھائی دینے لگا۔ ماحول کی خاموشی میں۔ میں نے ایک بار پھر کنکر پھینکا۔۔۔۔۔ وصی کوئی بات کرو۔۔۔ اب وہ اس کیفیت میں داخل ہو چکا تھا جب آدمی کھل کر بات کرتا ہے۔ کہنے لگا تاہش بھائی آپ میری بات کو غلط سمجھے، میری منزل وہ نہیں جو میری عمر کے نوجوانوں کی ہو اُڑتی ہے۔ بلکہ میں ایک خوشی کے بھسور میں غوصے کھا رہا تھا۔ اس لئے آپ سے مکالمہ کا آغاز نہ کر سکا۔ اب میں اس چپ کی تہ سے نکل آیا ہوں، میں شاید اپنے دُکھ تو کیا اپنی خوشی میں بھی کسی کو شریک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ میں نے پوچھا وصی اب بتاؤ بھی کیا ایسی خوشی ہے جس سے تم اتنے ”Excited“ ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ اس نے کھڑکی کے قریب آتے ہوئے چاند کو دیکھا، پھر ان پھولوں کو سونگھ جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ پھر گویا ہوا۔۔۔۔۔ میں نے ایک فی وی سیریل کا آئینہ دیا پاکستان آرمی کو دیا ہے یہ سیریل پاک فوج کے کمانڈرز کے گرد گھومے گا۔۔۔۔۔ یہاں تک کہہ پایا تھا کہ پھر وہی جملہ گونجا۔۔۔۔۔ ”تاہش بھائی بس آپ دُعا کیجئے گا۔۔۔۔۔“ میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس مار دھار کے زمانے میں یہ نوجوان کہاں سے آگیا جو بار بار ”دُعا“ کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ جس کے بے ساختہ پن میں دُعاؤں کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ مجھے اس شام یہ اندازہ ہو گیا کہ وصی

104	دو شعر	52
105	میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے	53
107	فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں	54
109	آوصا چاند اور پورا دُکھ (نظم)	55
110	دو شعر	56
111	تنبیہ (نظم)	57
113	ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہوتا ہے	58
115	واپسی کا نوحہ (نظم)	59
117	ایک شعر	60
118	ضد (نظم)	61
119	میں اس حصار سے نکون تو اور کچھ سوچوں	62
121	گیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے	63
123	پاؤں ہنہ اور مرے چاروں طرف تنائیاں	64
126	دیوار پہ لرزہ ہے تو درکانپ رہا ہے	65
128	کک (نظم)	66

ضرور کسی کارنامے کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اس کی قسم درختین سے اس نے کام کیا تو وہ بہت
 آس جئے گا۔ دو شام گزر گئی مگر ”دعا کیجئے گا“۔ غصہ مہمان میں گونجتے رہے۔
 میں ایک شام دن بھر کی تھکن سمیٹ رہا تھا۔ میری نگاہ نے بتایا آج
 رات پاکستان ٹیلیوژن پر وصی کے ڈرامے ”آمین“ کی پہلی قسط میں کاسٹ ہو رہی ہے۔ میں
 فی وی کے سامنے بیٹھ گیا آنکھیں سکرین پر جمائیں۔۔۔ سہ ماہی میں ”دعا کیجئے گا“ کے الفاظ
 رس گھولنے لگے۔ پہلی قسط کے اختتام پر میں بہت ڈور اٹھ گیا۔۔۔ میرے لئے اس ڈرامے
 کا ”خوشی بھر اصد مہ“ برداشت کرنا اس نے آسمان تھا کہ میں وصی کو اس کی روح تک
 جانتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ ”جو چہ رات کو بلا ناغہ ماں کے پاؤں دبا کر سونے کا عادی ہو زمانہ
 اس کے پاؤں پڑا کرتا ہے“ وصی کے سیریل سے اسے جو عزت ملی وہ قابل رشک ہے۔ وہ
 جہاں بھی جا رہا ہو نوگ اسے پہچانتے اور اپنی محبت پیش کرتے ہیں میں نے سنا ہے کہ کئی
 آنچل، کئی آنکھوں کے کنارے اس کے لئے تر ہوئے ہیں، کئی خون سے لکھے ہوئے خط
 اسے روزانہ ڈاک سے ملتے ہیں، لیکن وہ کہیں آنکھ بھر کے نہیں دیکھتا، یہ بہت کم دیکھنے میں
 آیا ہے کہ کسی کو بہت چاہنے والے ہوں اور وہ محبت میں توحید کا قائل ہو مگر وصی اب بھی
 اسی کا ہے جس کا ان دنوں میں تھا جب اس کا کوئی نہیں تھا۔ میرے خیال میں وصی کو سچی
 شہرت اور سچی محبت ملی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر وہ انکسار برقرار ہے جس نے اسے
 اس مقام تک پہنچایا ہے میں جب یہ سوچتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس نے کیسے حاصل کر لیا تو
 میں اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ اس کے پس پشت نہ صرف کوئی روحانی طاقت موجود ہے۔

جن دنوں ”آمین“ سیریل چل رہا تھا، مجھ سے یہ کہا گیا وصی تمہارا دوست ہے
 ، اس سے ”کنگن“ نکھوا کر دو۔۔۔ میں نے ایک دو بار ناک بھوں پر حنا، اپنی سنیرٹی کا زخم
 آکرے آئیٹین میں مرتا کیا نہ کرتا۔ اس سے انہم نکھوا کر دینا پڑی۔ ایک دوست نے اس
 سے کہا وصی مجھے ”کنگن“ انہم نکھ کر دو۔۔۔ وصی نے انہم نکھ دی۔ دوسرے دن وہ دوست
 موبائل فون ہاتھ میں لئے آدھمکا، ادا وصی میں! جانتے ہو یہ موبائل کہاں سے آیا ہے؟

وہ کہنے لگا۔۔۔ خریدو گا اور کہاں سے آتا ہے؟ دوست کہنے لگا۔۔۔ ایک لڑکی نے فرمائش
 کی تھی کہ اگر تمہاری وصی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نظم ”کنگن“ یاد تو میں تمہیں ایک موبائل گفٹ
 کرواؤں گی۔ وصی اور میں اس کے کارنامے پر حیران ہو رہے تھے۔ وصی کی شاعری واقعی ایسی
 ہے کہ محبت کرنے والے اس سے اپنا اوسیدہ کر سکتے ہیں۔

آج کے دور میں کہ جب سیریل چل رہی ہوتی ہے۔ لوگوں میں اس کے بڑے
 چرچے ہوتے ہیں۔ ادھر سیریل ختم ہوئی۔ ادھر شہرت کا درہند ہو گیا۔ لیکن وصی کے
 معاملے میں ایسا نہیں۔ میں ایک صاحب سے وصی کا نام نہ تعارف کر رہا تھا۔ مگر وہ اسے
 پہچان نہیں پا رہے تھے۔ پھر میں نے ”کنگن“ کا حوالہ دیا تو چونک پڑے کہنے لگے اس نظم کی
 مجھ سے فرمائش کی گئی ہے۔ ایک دوست نے خط لکھا ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو ”کنگن“ انہم
 کہیں سے پیدا کرو۔۔۔ انہم نہ ملی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

وصی کو جتنی محبت مل رہی ہے۔ اس میں اس کے ڈرامے سے زیادہ اس کی سچی
 شاعری کا دخل ہے۔ وہ میری طرح بہت زیادہ مسرہ سازی کے چکر میں نہیں پڑتا، اور نہ
 ہی وہ کتابوں کے بار بار پڑنے کا قائل ہے۔ وہ کافی سیر تک چپ کے بھنور میں رہتا ہے۔

پھر وہ مجھ آتے ہیں جب وہ ہمارے شاعر کی ریت ہے۔
 وصی کے بارے میں یہ باتیں سچ پر مبنی ہوتے ہوئے، میں بہ رابطہ ہو رہا ہوں مشکل دو
 تین جملے کہہ پاتا ہوں کہ چہ وصی نمازگان میں گونجنے لگتی ہے۔ ”تاہم بھائی! ایک سلسلہ بن
 رہا ہے آپ دعا کیجئے گا“ میں اس پر وہ سلسلہ اس کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں
 ہے آپ اسے پڑھیں، انہیں پاس میں لائیں۔ آپ محبت کرتے ہیں“ میں وصی کے
 لئے دعا کرتا ہوں۔

عباس تابش

کنگن

دو شعر

کاش میں تیرے حسین ہاتھ کا کنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں
تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں ترے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی میں حدت سے دہک سا جاتا
رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پر جاتی

یہ بھی ممکن ہے کسی روز نہ پہچانوں اُسے
وہ جو ہر بار نیا بھیس بدل لیتا ہے
بارہا مجھ سے لہا تھا مرے یاروں نے دیکھی
عشق دریا ہے جو پھول کو نگل لیتا ہے

مرمریں ہاتھ کا اک تکیہ بنایا کرتی
 میں ترے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
 تیری زلفوں کو ترے گال کو جو ما کرتا
 جب بھی تو بندِ قبا کھولنے لگتی جاناں
 اپنی آنکھوں کو ترے حُسن سے خیرہ کرنا
 مجھ کو بے تاب سا رکھتا تیری چاہت کا نشہ
 میں تری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا
 میں ترے جسم کے آنگن میں کھلتا رہتا
 کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
 کاش میں تیرے حُسن ہاتھ کا کنگن ہوتا



تم مری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے
 ان کسی بات کو سمجھو گے تو یاد آؤنگا
 ہم نے خوشیوں کی طرح دکھ بھی اکٹھے دیکھے
 صحنِ زیست کو پٹو گے تو یاد آؤنگا
 اس جدائی میں تم اندر سے بکھر جاؤ گے
 کسی معذور کو دیکھو گے تو یاد آؤنگا
 اسی انداز میں ہوتے تھے مخاطب مجھ سے
 خط کسی اور کو لکھو گے تو یاد آؤنگا
 میری خوشبو تمہیں کھولے گی گلابوں کی طرح
 تم اگر خود سے نہ بدو گے تو یاد آؤنگا

سرد راتوں کے مہکتے ہوئے سنائوں میں
جب کسی پھول کو چومو گے تو یاد آؤنگا

آج تو محفلِ یاراں پہ ہو مغرور بہت
جب کبھی ٹوٹ کے بکھرو گے تو یاد آؤنگا

اب تو یہ اشک میں ہونٹوں سے پُرا لیتا ہوں
باتھ سے خود انہیں پونچھو گے تو یاد آؤنگا

شال پہنائیگا اب کون دسمبر میں تمہیں
بارشوں میں کبھی بھیگو گے تو یاد آؤنگا

حادثے آئینگے جیون میں تو تم ہو کے نڈھال
کسی دیوار کو تھمو گے تو یاد آؤنگا

اس میں شامل ہے مرے نخت کی تاریکی بھی
تم یہ رنگ جو پہنو گے تو یاد آؤنگا



سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تیری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں رقص کرتی ہے
ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں ہنس کے جھیل لیتا ہوں جدائی کی سبھی رسمیں
گلے جب اُس کے لگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

نہ جانے ہو گیا ہوں اس قدر حساس میں کب سے
کسی سے بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہیں جاناں اجازت ہے

تمہیں جاناں اجازت ہے۔۔۔۔!

کہ ان تاریک راہوں پر
تھکن سی خود میں پاؤ تو

اندھیروں سے کبھی دل ڈول جائے

تھک سی جاؤ تو

مرے جلتے ہوئے لمحوں

مرے کنگال ہاتھوں سے چھڑا کے اپنے ہاتھوں کو

فضا کی نعمتی سے تم نئے گیتوں کو چن لینا

حسیں پلکوں کی نوکوں پر نئے کچھ خواب بن لینا

وہ سب گزرے ہوئے لمحات مجھ کو یاد آتے ہیں
تمہارے خط جو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں سارا دن بہت مصروف رہتا ہوں مگر جو نہی
قدم چوکھٹ پہ رکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہر اک مفلس کے ماتھے پر الم کی داستانیں ہیں
کوئی چہرہ بھی پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

بڑے لوگوں کے اونچے بدنما اور سرد محلوں کو
غریب آنکھوں سے تکتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ترے کوچے سے اب میرا تعلق واجبی سا ہے
مگر جب بھی گزرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہزاروں موسموں کی حکمرانی ہے مرے دل پر
وحشی میں جب بھی بنتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

کوئی گر پوچھ لے میرا تو اُس سے ذکر مت کرنا
 مرے جیون کی جلتی دوپہر سے بے غرض ہو کر
 تم اپنی چاندنی راتوں میں جگنو پالتی رہنا
 مری تنہا یوں کی وحشتوں کی فکر مت کرنا
 تمہیں اس کی اجازت ہے

مرے سب خط جلا دینا

مرے تحفوں کو دریا میں بہانا یا دبا دینا
 مری ہریاد کو دل سے کھرچنا اور مٹا دینا
 تمہیں بالکل اجازت ہے

کہ جب چاہو بھلا دینا

مگر اتنی گزارش ہے

اگر ایسا نہ ہو جاناں

تو اچھا ہے۔۔۔!

اُس کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے
 ایسا لگتا ہے کہ جنت سے ہوا آتی ہے
 چومنے دار کو کس دھج سے چلا ہے کوئی
 آج کس ناز سے مقتل میں قضا آتی ہے

نہ کبھی کوئی کرے تجھ سے ترے جیسا سلوک
 ہاتھ اٹھتے ہی یہی لب پہ دعا آتی ہے



allurdubooks.blogspot.com

تیرے غم کو یہ برہنہ نہیں رہنے دیتی
میری آنکھوں پہ جو اشکوں کی ردا آتی ہے

اُس کے چہرے کی تمازت بھی ہے شاملِ اس میں
آج تپتی ہوئی ساون کی گھٹا آتی ہے

گھومنے جب بھی ترے شہر میں جاتی ہے وفا
بن کرتی ہوئی واپس وہ سدا آتی ہے

ہے وہی بات ہر اک لب پہ بہت عام یہاں
ہم سے جو کہتے ہوئے ان کو حیا آتی ہے

قلم ہو تیغ ہو تیشہ کہ ڈھال مت چھینو
کبھی کسی سے کسی کا کمال مت چھینو

allurdubooks.blogspot.com

خوشی اسی میں اگر ہے تو ہر خوشی لے لو
یہ دُکھ یہ درد یہ حُزن و ملال مت چھینو

اسی خلش کے سبب پھر مجھے ابھرنا ہے
خدا کے واسطے عہدِ زوال مت چھینو

میں چھوڑ سکتا نہیں ساتھ استقامت کا
 ری اذان سے جوشِ بلال مت چھینو
 ابھی کتاب نہ چھینو تم ان کے ہاتھوں سے
 ہمارے بچوں کا حُسن و جمال مت چھینو

LAST CALL.

ہماری آنکھ میں یادوں کے زخم رہنے دو
 ہمارے ہاتھ سے پھولوں کی ڈال مت چھینو
 ابھی بجھاؤ نہ کینڈل نہ کیک کاٹو ابھی
 کچھ اور دیر مرا پچھلا سال مت چھینو

کل ہمیشہ کی طرح اُس نے کہا یہ فون پر
 میں بہت مصروف ہوں مجھکو بہت سے کام ہیں
 اس لئے تم آؤ ملنے میں تو آسکتی نہیں
 ہر روایت توڑ کر اس بار میں نے کہہ دیا
 تم جو ہو مصروف تو میں بھی بہت مصروف ہوں
 تم جو ہو مشہور تو میں بھی بہت معروف ہوں
 تم اگر غمگین ہو میں بھی بہت رنجور ہوں
 تم تھکن سے چور تو میں بھی تھکن سے چور ہوں

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
 تو ایک بھی شب نہ سو سکو گے
 کہ لاکھ چاہو نہ بس سکو گے
 ہزار چاہو نہ رو سکو گے
 کہ خواب کیا ہیں عذاب ہیں یہ
 مرے آنکھوں کی کتاب ہیں یہ
 رفاقتیں ان میں چھوٹی ہیں
 محبتیں ان میں روٹتی ہیں

جانِ من ہے وقت میرا بھی بہت ہی قیمتی
 کچھ پرانے دوستوں نے ملنے آنا ہے ابھی
 میں بھی اب فارغ نہیں مجھ کو بھی لاکھوں کام ہیں
 ورنہ کہنے کو تو سب لمحے تمہارے نام ہیں
 میری آنکھیں بھی بہت بوجھل ہیں سونا ہے مجھے
 رتجگوں کے بعد اب نیندوں میں کھوتا ہے مجھے
 میں لہو اپنی آناؤں کا بہا سکتا نہیں
 تم نہیں آتیں تو ملنے میں بھی آسکتا نہیں
 اس کو یہ کہہ کے وحشی میں نے رسیور رکھ دیا
 اور پھر اپنی انا کے پاؤں پہ سر رکھ دیا

چپتی ہیں ان میں وحشیت سی
 اذیتیں ان میں پھوٹی ہیں
 انہی کے ڈر سے خزاں ہیں جذبے
 انہی سے شاخیں سی ٹوٹی ہیں
 غموں کی بندش ہیں خواب میرے
 دُکھوں کی بارش ہیں خواب میرے
 ابل رہا ہے دُکھوں کا لاوا
 رہیں آتش ہیں خواب میرے
 خیال سارے جھلس گئے ہیں
 سلگتی خواہش ہیں خواب میرے
 اکھڑتی سانسیں ہیں زندگی کی
 لہو کی سازش ہیں خواب میرے
 جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
 تو ایک شب بھی نہ سو سکو گے

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔!

جب بھی رات کو گھر آتا ہوں
 اپنے دروازے پہ دستک دیتے لمحے
 اکثر میری سوچ یہ مجھ سے کہتی ہے
 آج تو دروازہ کھولیگی
 مجھ کو دیکھ کے مسکائے گی
 میرا ماتھا چومے گی
 شرمائے گی

گھر میں داخل ہو کر میں بھی کوئی شرارت کر دوں گا
 تو خود میں سمٹ کر رہ جائیگی
 میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں
 کیا کیا سوچا کرتا ہوں
 میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔۔!!

خیال رکھنا

ادھوری باتیں ہی زندگی ہیں
 وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں
 اُنرچہ دل کی اداس اُجڑی ہوئی رُتوں میں
 بکھر گئی ہیں

کئی زمانوں سے ساری باتیں
 وہ گزری باتیں
 سلگتی شاموں کے جلتے بجھتے الاؤہی میں
 پگھل گئی ہیں

ادھوری باتیں ہی زندگی ہیں
 وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں
 خیال رکھنا۔۔۔!
 ادھوری باتیں بھلا نہ دینا
 ضروری باتیں۔۔۔
 وہ گزری باتیں بھلا نہ دینا
 خیال رکھنا۔۔۔
 خیال رکھنا۔۔۔!
 خیال رکھنا۔۔۔!

allurdubooks.blogspot.com

ادھوری باتیں۔۔۔۔۔
 ضروری باتیں۔۔۔۔۔
 یہ خشک ہوتی ہوئی رگوں کی سیاہ قبروں میں نیم مردہ
 ڈسی ہوئی خواہشوں کے ہمراہ
 گندھی ہوئی ہیں
 یہ آنکھ کی پتلیوں میں تھک کے
 کھٹکتی پلکوں پہ سو گئی ہیں
 تمام باتیں درست جاناں
 تمام خدشے بجا ہیں لیکن
 ہر ایک امکانِ زندگی میں
 رگوں میں اور رُوح کی زمیں میں
 انہی کی یادیں بھٹک رہی ہیں
 انہی کے دم سے ضعیف جذبیوں، کھٹھرتے لفظوں
 بجھی تمناؤں میں رمتی ہے



تیری جانب اگر چلے ہوتے

ہم نہ یوں در بدر ہوئے ہوتے

allurdubooks.blogspot.com

ساری دنیا ہے میری مٹھی میں

کون آئیگا اب ترے ہوتے

اور اب کیوں نہیں نبھاتے تم

اتنے وعدے نہیں کئے ہوتے

دو شعر

جب تیری یاد میں مصرعہ کوئی لکھنے بیٹھا
میں نے کاغذ پہ بھی چھاؤں کا گلستاں دیکھا
تو نے دیکھا ہے مندریوں پہ چراغوں کو فقط
میں نے جلتا ہوا ہر دور میں انساں دیکھا

پا لیا میں نے ساری دُنیا کو
کوئی خواہش نہیں ترے ہوتے

اُس کی آنکھوں میں بار پانے کو
کاش ہم خواب بن گئے ہوتے



دیارِ غیر میں کیسے تجھے صدا دیتے

تُو مل بھی جاتا تو آخر تجھے گنوا دیتے

allurdubooks.blogspot.com

تسہی نے ہم کو سُنا یا نہ اپنا دُکھ ورنہ

دُعا وہ کرتے کہ ہم آسماں ہلا دیتے

ہمیں یہ زعم رہا آب کے وہ پکاریں گے

اُنہیں یہ ضد تھی کہ ہر بار ہم صدا دیتے

وہ تیرا غم تھا کہ تاثیر میرے لہجے کی
کہ جس کو حال سناتے اُسے رُلا دیتے

تمہیں بھلانا ہی اوّل تو دسٹرس میں نہیں !
جو اختیار بھی ہوتا تو کیا بھلا دیتے؟

ہم اپنے بچوں سے کیسے کہیں کہ یہ گڑیا
ہمارے بس میں جو ہوتی تو ہم دلا دیتے

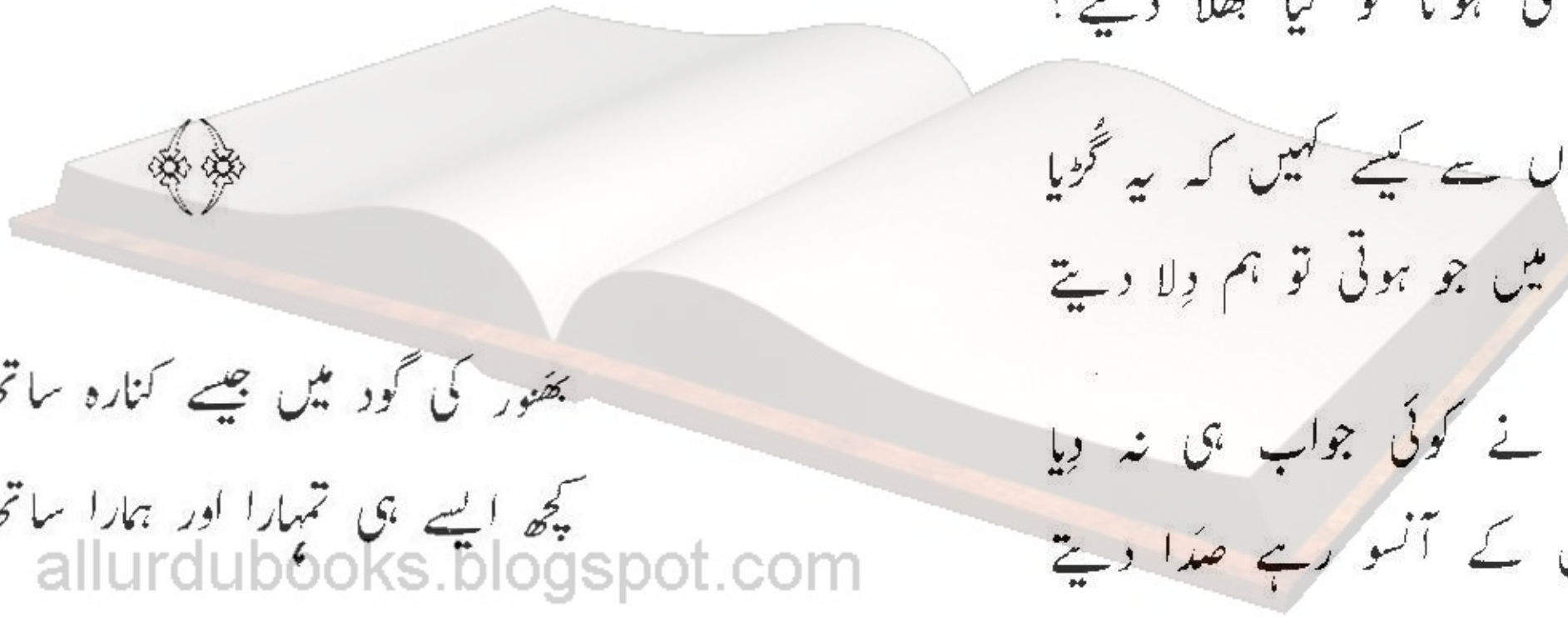
تمہاری یاد نے کوئی جواب ہی نہ دیا
مرے خیال کے آنسو رہے صدا دیتے

سماعتوں کو میں تا عمر کوستا سید
وہ کچھ نہ کہتے مگر ہونٹ تو ہلا دیتے

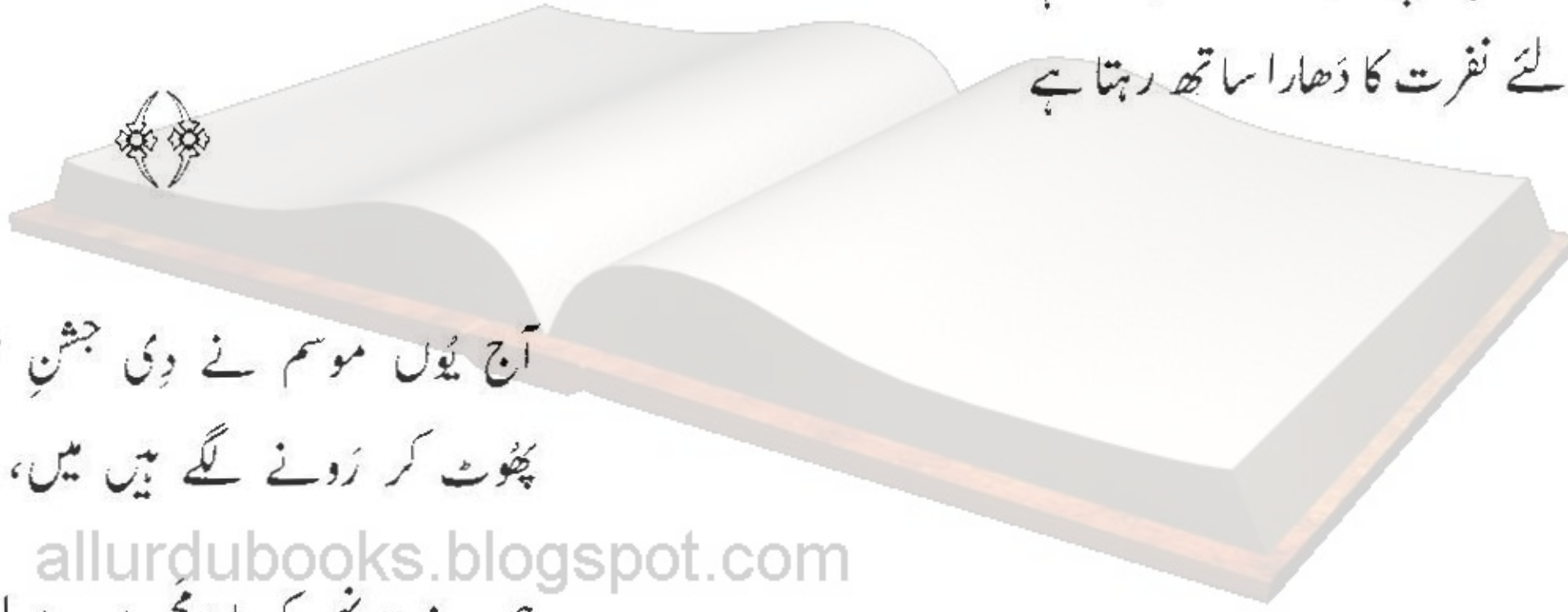
بھنور کی گود میں جیسے کنارہ ساتھ رہتا ہے
کچھ ایسے ہی تمہارا اور ہمارا ساتھ رہتا ہے

محبت ہو کہ نفرت ہو اُسی سے مشورہ ہوگا
مری ہر کیفیت میں استخارہ ساتھ رہتا ہے

سفر میں عین ممکن ہے میں خود کو چھوڑ دوں لیکن
دُعائیں کرنے والوں کا سہارا ساتھ رہتا ہے



مرے مولا نے مجھ کو چاہتوں کی سلطنت دے دی
مگر پہلی محبت کا خسارہ ساتھ رہتا ہے
اگر سید مرے لب پر محبت ہی محبت ہے
تو پھر یہ کس لئے نفرت کا دھارا ساتھ رہتا ہے



آج یوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر
پھوٹ کر رونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

allurdubooks.blogspot.com

ہم نے جو نہی کر لیا محسوس منزل ہے قریب
راستے کھونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

چاند کی کرنوں نے ہم کو اس طرح بوسہ دیا
دیوتا ہونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

دُھر گیا الزام جب سے اپنی حُرمت پر کوئی
بارشیں دھونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

آج پھر محرومیوں کی داستانیں اوڑھ کر
خاک میں سونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

کھو گئے انداز بھی، آواز بھی، الفاظ بھی
خامشی دھونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

جان جاناں! تُم کہتی تھیں

جان جاناں
تُم کہتی تھیں

allurdubooks.blogspot.com

جانو آپ! مرے بچے ہو

مجھ کو ایسا لگتا ہے تُم اوڑھ کے میرے لہو کو

میرے بدن میں سوئے رہے ہو

میری روح کا نشہ پا کر میرے اندر کھوئے رہے ہو

میرے جسم کا ہی حصہ ہو

اپنے بچے کو سردی میں
کھلی ہوئی ویران سڑک پر
رات کی بھیگی تنہائی میں
سن سن کرتی ہوا کے جھونکوں کے مقتل میں

چھوڑ کے تنہا
منزل والی روشن راہ پہ چل سکتی ہے
کیا کوئی ماں
ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے
لیکن تم نے یہی کیا ہے
جانِ جاناں!۔۔۔!!

allurdubooks.blogspot.com

جانِ جاناں! تم کہتی تھیں
جانو! آپ مرے بچے ہو
لیکن ایسے

جس کو میں آنچل کے گوشوں میں تو چھپا کر رکھ سکتی ہوں
جس کو آنکھ کی پتلی میں پنہاں تو کر سکتی ہوں لیکن
اس بچے کو

جانو آپ کو
دنیا کی نظروں میں لانا نہیں ہے ممکن
بڑا کٹھن ہے

اس دھرتی کی ظالم ر سمیں
سب جھگڑے اور سبھی مسائل
کب تسلیم نہیں ہیں مجھ کو

لیکن جاناں
یہ بتاؤ
کیا کوئی ماں

Bongoo Tycoon



جب میں گھر سے نکل رہا تھا
 چلتے چلتے
 میرے سینے سے ہٹے پل
 دھیرے سے اک سرگوشی میں
 اس نے کہا تھا
 دیکھیں چاہے کچھ ہو جائے
 روز مجھے Ring کیجیے گا
 پھر جب اس کے ہاتھ اور نظریں
 دونوں میری ٹائی پر تھیں

ایک شعر

میں ترے ہونٹ کے جس تل کو بہت چومتا تھا
 اب وہ خوابوں میں چمکتا ہے ستارے کی طرح

اور نہ کوئی خط لکھ پایا
 ناں کوئی Message ناں ہی کارڈ
 اب جو گھر کو لوٹ رہا ہوں
 سوچ رہا ہوں
 تنہائی کے یہ دو ہفتے
 اُس پر صدیوں جیسے ہونگے
 لیکن یہ بھی جانتا ہے دل
 اُس کو بے حد شکوے ہوں گے
 تڑپی ہوگی
 چھپ کر تنکے میں راتوں کو روئی ہوگی
 خفا خفا سی
 لیکن گھر میں داخل ہو کر
 جب میں اُس کے ماتھے پر اک بوسہ دوں گا
 اُن ہونٹوں پر ہونٹ رکھوں گا
 اور کہوں گا

کہنے لگی
 ”آپ نہیں ہوتے ہیں تو میں بالکل خالی ہو جاتی ہوں“
 چھوڑ نہیں سکتے یہ Business
 آپ مجھے کیوں تڑپاتے ہیں
 اچھا دیکھیں یوں کرتے ہیں
 اک دن خط اور اک دن فون
 میں نے اُس کو بوسہ دے کر
 اُس سے کہا تھا
 اب کے چاہے کچھ ہو جائے
 خط لکھوں گا فون کروں گا
 ہائے لیکن خود سر فطرت
 اور کچھ کاروبار کے جھنجھٹ
 ناں تو اُس کو فون کیا تھا



سوچتا ہوں کہ اُسے نیند بھی آتی ہوگی
یا مری طرح فقط اشک بہاتی ہوگی
وہی مری شکل مرا نام بھلانے والی
اپنی تصویر سے کیا آنکھ ملاتی ہوگی
اِس زمیں پر بھی ہے سیلاب مرے اشکوں سے
میرے ماتم کی صدا عرشِ بلائی ہوگی
شام ہوتے ہی وہ پوکھٹ پہ جلا کر شمعیں
اپنی پکلوں پہ کئی خواب سلاتی ہوگی

”یار مجھے تم یاد آئیں تھیں
لمحے لمحے میں سو بار“
بس اتنا ہی کہنا ہوگا
اور وہ پگلی

اپنا سب کچھ سوئپ کے مجھ کو
میرے سینے لگ جائیگی
پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں
دونوں میرے سینے کے بالوں پر ہوں گے
(وہ سینہ جو اُن اشکوں سے بھر گیا ہوگا)
سرگوشی میں مجھ سے کہے گی
آپ بھلے اب کچھ بھی کر لیں
ہرگز اب ناں جانے دوں گی
سچی آپ تو بہت بُرے ہیں
بہت بُرے ہیں
”ہیں ناں یونگو“۔۔۔۔۔!

اُس نے سلوا بھی لئے ہونگے سیاہ رنگ لباس
اب محرم کی طرح عید مناتی ہوگی

ہوتی ہوگی مرے بوسے کی طلب میں پاگل
جب بھی زلفوں میں کوئی پھول سجاتی ہوگی

میرے تاریک زمانوں سے نکلنے والی
روشنی تجھ کو مری یاد دلاتی ہوگی

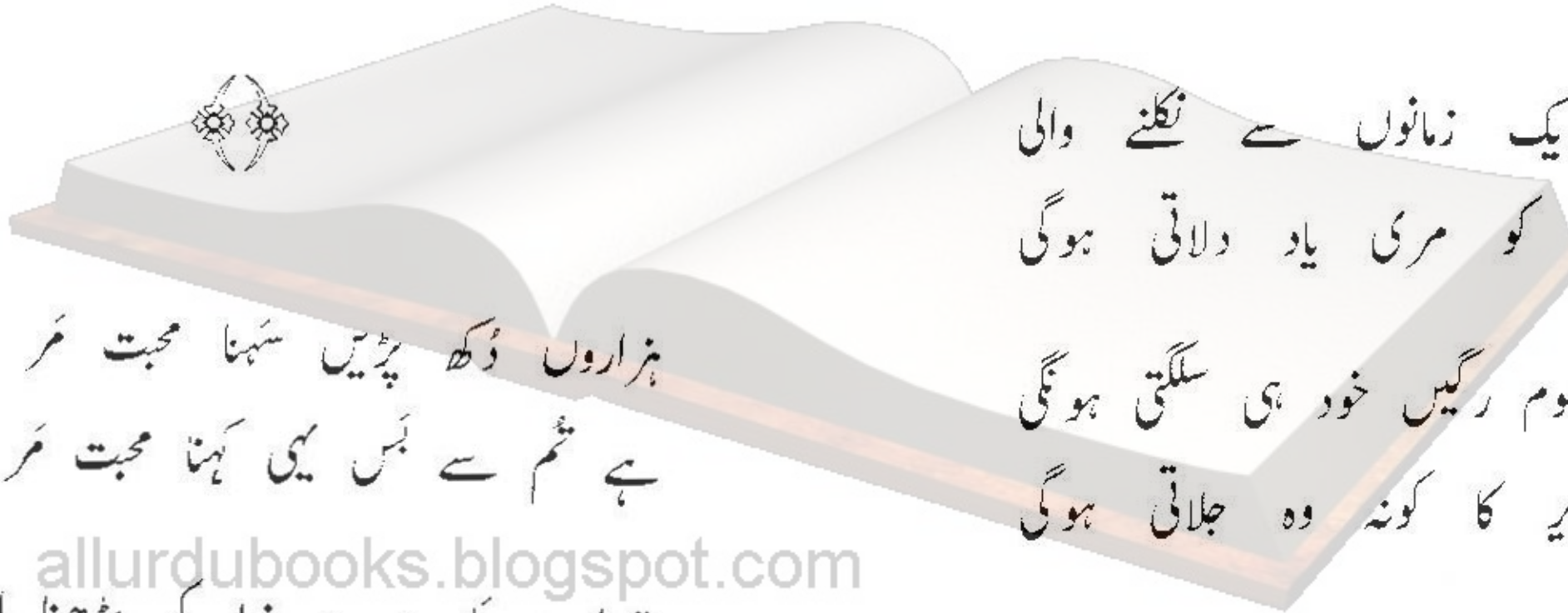
دل کی معصوم رگیں خود ہی سلگتی ہونگی
جو نہی تصویر کا کونہ وہ جلاتی ہوگی

رُوپ دے کر مجھے اُس میں کسی شہزادے کا
اپنے بچوں کو کہانی وہ سناتی ہوگی

ہزاروں دکھ پڑیں سہنا محبت مر نہیں سکتی
ہے ثم سے بس یہی کہتا محبت مر نہیں سکتی

ترا ہر بار میرے خط کو پڑھنا اور رو دینا
مرا ہر بار لکھ دینا محبت مر نہیں سکتی

کیا تھا ہم نے کیمپس کی ندی پر اک حسیں وعدہ
بھلے ہم کو پڑے مرنا محبت مر نہیں سکتی



allurdubooks.blogspot.com

جہاں میں جب تک پنچھی چمکتے اڑتے پھرتے ہیں
بے جب تک پھول کا کھلنا محبت مر نہیں سکتی

پرانے عہد کو جب زندہ کرنے کا خیال آئے
مجھے بس اتنا لکھ دینا محبت مر نہیں سکتی

وہ تیرا بھر کی شب فون رکھنے سے ذرا پہلے
بہت روتے ہوئے کہنا محبت مر نہیں سکتی

اگر ہم حسرتوں کی قبر میں ہی دفن ہو جائیں
تو یہ کتبوں پہ لکھ دینا محبت مر نہیں سکتی

پرانے رابطوں کو پھر نئے وعدے کی خواہش ہے
ذرا اک بار تو کہنا محبت مر نہیں سکتی

گئے لمحات فرصت کے کہاں سے دھونڈ کر لاؤں
وہ پہروں باتھ پر لکھنا محبت مر نہیں سکتی

کتنی زلفیں کھلیں کتنے آنچل اڑے چاند کو کیا خبر
کتنا ماتم ہوا کتنے آنسو بے چاند کو کیا خبر

مدتوں اُس کی خواہش میں چلتے رہے ہاتھ آتا نہیں
چاہ میں اُس کی پیروں میں ہیں آبلے چاند کو کیا خبر

وہ جو نکلا نہیں تو بھٹکتے رہے ہیں مسافر کئی
اور لٹتے رہے ہیں کئی قافلے چاند کو کیا خبر

وہ تو اپنی ہی نگری میں مدہوش ہے کب سے خاموش ہے
کون راجہ بنا کتنے سید لڑے، چاند کو کیا خبر

اس کو دعویٰ بہت میٹھے پن کا وصی چاندنی سے کہو
اس کی کرنوں سے کتنے ہی گھر جل گئے چاند کو کیا خبر



مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردیس میں
چاہتوں کی حدوں سے نکل جاؤ گے جا کے پردیس میں

راکھ ہو جائیگی قربتوں میں مہکتی ہوئی زندگی
ہجر کی آگ میں تم پگھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

سب کو بھولو گے پر اپنے بچوں کی جب تم کو یاد آئے گی
خود بھی بچوں کی صورت مچل جاؤ گے جا کے پردیس میں

اپنی پہچان کو خواہشوں کے سمندر میں گر کھو دیا
داستانوں میں پھر تم بھی ڈھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

عین ممکن ہے جب تم وہاں جاؤ تو اور بڑھ جائیں دکھ
کس نے تم سے کہا ہے بہل جاؤ گے جا کے پردیس میں

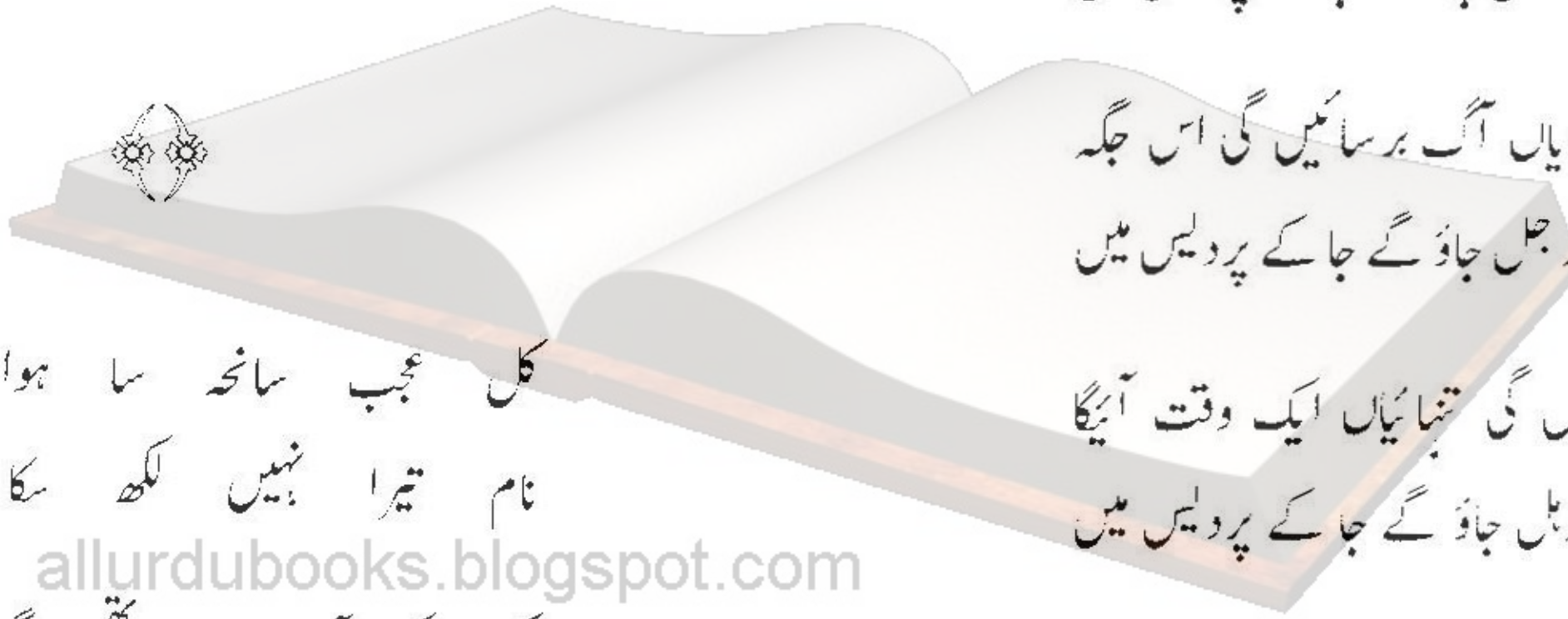
یہ بتاؤں تمہیں سردیاں آگ برسائیں گی اس جگہ
سوچ لو اب بھی تم ورنہ جل جاؤ گے جا کے پردیس میں

تم پہ یوں باتھ ڈالیں گی تنہائیاں ایک وقت آئیگا
کوئی آہٹ بھی ہوگی دہل جاؤ گے جا کے پردیس میں

کل عجب سانحہ سا ہوا ریت پر
نام تیرا نہیں لکھ سکا ریت پر

کس کی آواز سے تھم گئے ہیں قدم
پھر سے کس نے مجھے دی صدا ریت پر

اُس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے رہے
ناچتی رہ گئی کل گھٹا ریت پر



تو نے جو بھی ہوا سے کہا رہ گیا
مٹ گیا میں نے جو بھی لکھا ریت پر

میں تمہیں چومنا چاہتا ہوں ابھی
اُس نے مجھ سے یہ اک دن کہا ریت پر

اب یہ صحرا ہی تیرے مقدر میں ہیں
تو نے مانگی ہی کیوں تھی دُعا ریت پر

ایک شعلہ اُٹھا اُس جگہ سے وصی
میرا آنسو جہاں گر گیا ریت پر

خواب اور خُوشبو

allurdubooks.blogspot.com

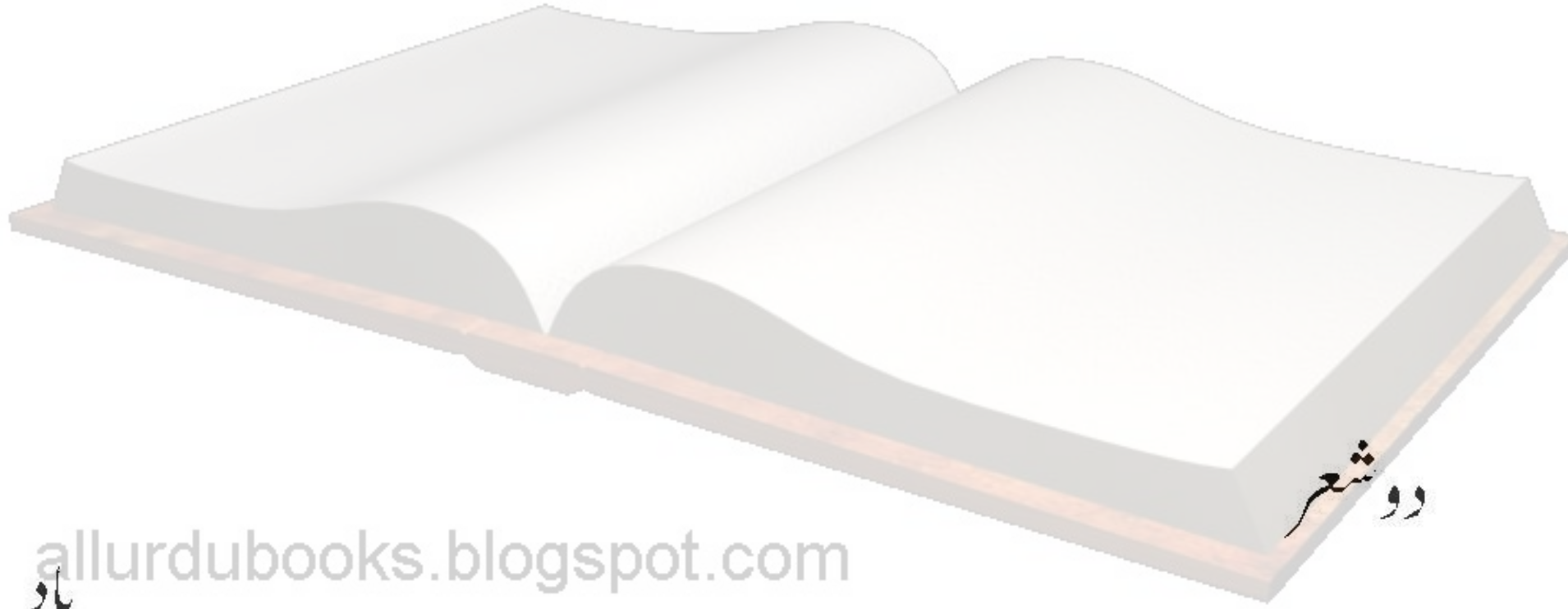
خواب اور خُوشبو

دونوں ہی آزادہ رو ہیں

دونوں قید نہیں ہو سکتے

میرے خواب

تمہاری خُوشبو۔۔۔۔۔!



یاد

شب کے پچھلے پہر تک
میں لیتا رہا ہچکیاں
اور پھر سو گئے تم

اندھیری رات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا
ہم اپنی ذات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا
دُکھوں نے بانٹ لیا ہے تمہارے بعد ہمیں
تمہارے بات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

تین شعر

مری وفا نے کھلائے تھے جو گلاب سارے جھلس گئے ہیں

تمہاری آنکھوں میں جس قدر تھے وہ خواب سارے جھلس گئے ہیں

allurdubooks.blogspot.com

مری زمیں کو کسی نئے حادثے کا ہے انتظار شاید

گناہ پھلنے لگے ہیں اجر و ثواب سارے جھلس گئے ہیں

جو تم گئے تو مری نظر پہ حقیقتوں کے عذاب اترے

یہ سوچتا ہوں کہ کیا کرونگا سراب سارے جھلس گئے ہیں

جب تمہاری آنکھ ہو گئے سمندر کی طرح

کیوں نہ لگتا ہو سمندر دیدہ تر کی طرح

اس لئے روشن کیا ہے تیرے چہرے کا چراغ

دوپہر تاریک ہے میرے مقدر کی طرح

نا شناسا جس کی دیواریں ہیں در بھی اجنبی

وہ ملا مجھ کو ہمیشہ اک نئے گھر کی طرح

یہ معجزہ صرف ایک شب کی مسافتوں کے سبب ہوا ہے
تمہارے اور میرے درمیاں کے حجاب سارے جھلکس گئے ہیں

اُسے بتانا کہ اُس کی یادوں کے سارے صفحے جلا چکا ہوں
کتابِ دل میں رقم تھے جتنے وہ باب سارے جھلکس گئے ہیں

نظر اٹھاؤں میں جس طرف بھی مہیب سائے ہیں ظلمتوں کے
یہ کیا کہ میرے نصیب کے ماہتاب سارے جھلکس گئے ہیں

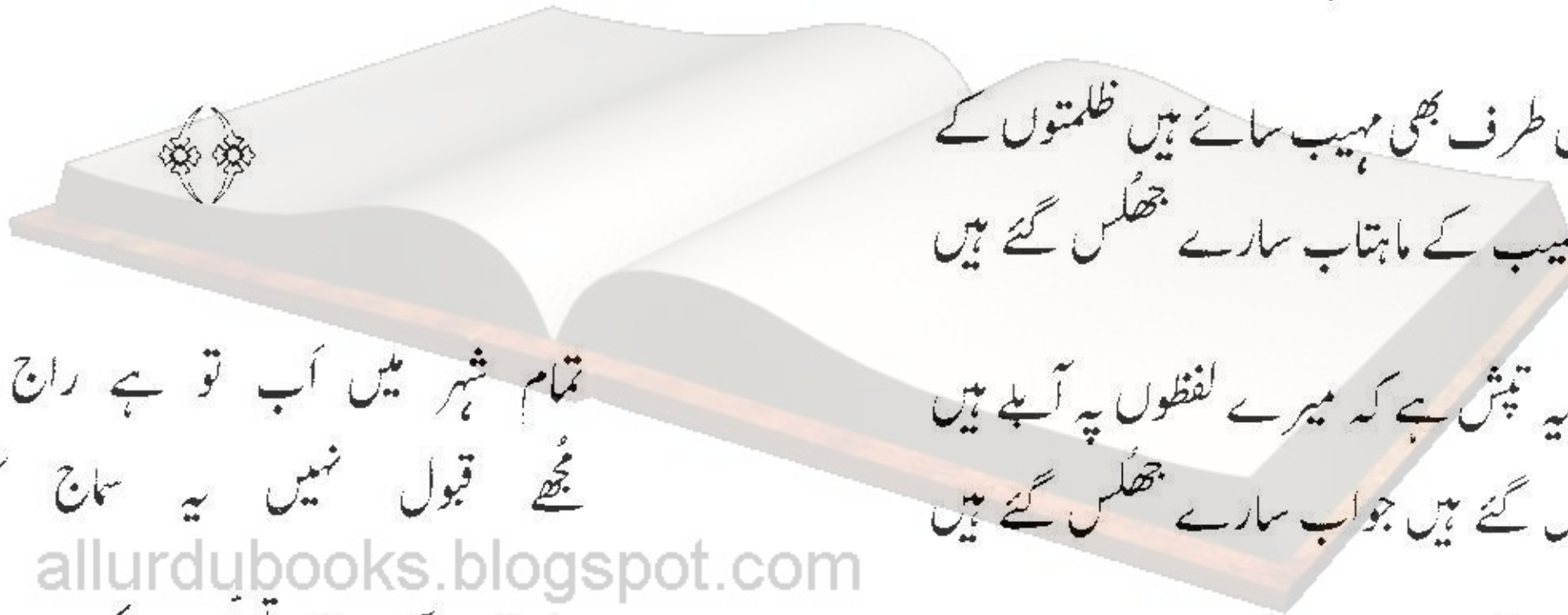
تمہاری نظروں کی یہ تپش ہے کہ میرے لفظوں پہ آبلے ہیں
سوال سارے جھلکس گئے ہیں جواب سارے جھلکس گئے ہیں

یہ آگ خاموشیوں کی کیسی تمہاری آنکھوں میں تیرتی ہے
تمہارے ہونٹوں پہ درج تھے جو نصاب سارے جھلکس گئے ہیں

تمام شہر میں اب تو ہے راج کانٹوں کا
مجھے قبول نہیں یہ سماج کانٹوں کا

چلو کہ کچھ تو تسلی ہوئی مرے دل کو
اسی میں خوش ہوں کہ پایا خراج کانٹوں کا

ہمارے پھول سے چہروں کو نوچنے والو
کبھی تو تم پہ بھی اترے اناج کانٹوں کا



سنبھال سکتے نہیں ہم یہ غم کی جاگیریں
اتار لیجئے سر سے یہ تاج کانٹوں کا

یہ اور بات کہ گل کی طرح مہکتے رہے
وگرنہ رکھتے تھے ہم بھی مزاج کانٹوں کا

بہت عجیب سے لہجے میں بات کرتا ہے
ہے آج پھول میں کچھ امتزاج کانٹوں کا

میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے
آج پھر دل کو تڑپنے کی لگن کیسی ہے

اب کسی چھت پہ چراغوں کی قطاریں بھی نہیں
اب ترے شہر کی گلیوں میں گھٹن کیسی ہے

برف کے روپ میں ڈھل جائیں گے سارے رشتے
مجھ سے پوچھو کہ محبت کی آگن کیسی ہے

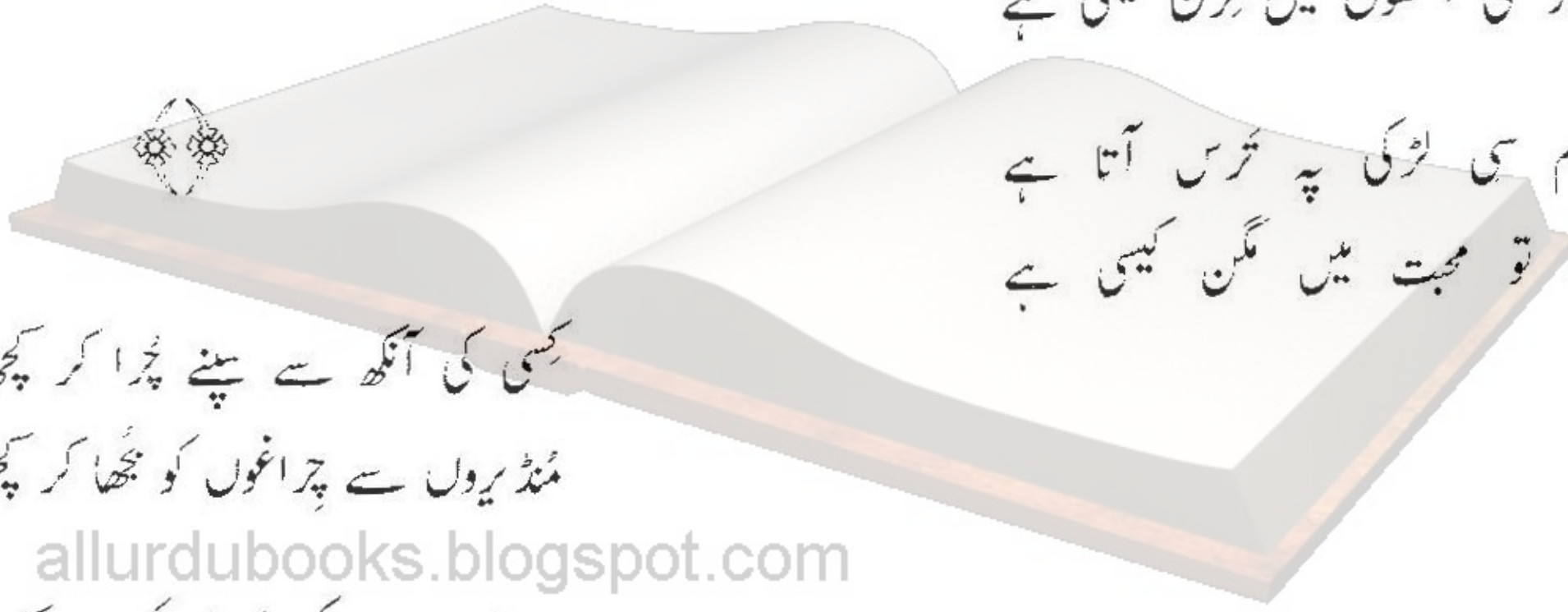


allurdubooks.blogspot.com

میں ترے وصل کی خواہش کو نہ مرنے دوں گا
موسم ہجر کے لہجے میں تھکن کیسی ہے

ریگزاروں میں جو بنتی رہی کانٹوں کی ردا
اُس کی مجبور سی آنکھوں میں کرن کیسی ہے

مجھے معصوم سی لڑکی پہ ترس آتا ہے
اسے دیکھو تو محبت میں لگن کیسی ہے



کسی کی آنکھ سے پنے پڑا کر کچھ نہیں ملتا

مُنڈیروں سے چراغوں کو بچھا کر کچھ نہیں ملتا

allurdubooks.blogspot.com

ہماری سوچ کی پرواز کو روکے نہیں کوئی

نئے افلاک پہ پیرے بٹھا کر کچھ نہیں ملتا

کوئی اک اودھ سپنا ہو تو پھر اچھا بھی لگتا ہے

بزاروں خواب آنکھوں میں سجا کر کچھ نہیں ملتا

اُسے میں پیار کرتا ہوں تو مجھ کو چین آتا ہے
وہ کہتا ہے اُسے مجھ کو ستا کر کچھ نہیں ملتا

مجھے اکثر ستاروں سے یہی آواز آتی ہے
کسی کے ہجر میں نیندیں گنوا کر کچھ نہیں ملتا

جگر ہو جائیگا چھلنی یہ آنکھیں خون روئیں گی
وصتی بے فیض لوگوں سے نبھا کر کچھ نہیں ملتا

allurdubooks.blogspot.com

سکوں اُن کو نہیں ملتا کبھی پردیس جا کر بھی
جنہیں اپنے وطن سے دل لگا کر کچھ نہیں ملتا

اُسے کہنا کہ پکوں پر نہ ٹانگے خواب کی جھال
سمندر کے کنارے گھر بنا کر کچھ نہیں ملتا

یہ اچھا ہے کہ آپس کے بھرم ناں ٹوٹنے پائیں
کبھی بھی دوستوں کو آزما کر کچھ نہیں ملتا

نہ جانے کون سے جذبے کی یوں تسکین کرتا ہوں
بظاہر تو تمہارے خط جلا کر کچھ نہیں ملتا

فقط تم سے ہی کرتا ہوں میں ساری راز کی باتیں
ہر اک کو داستانِ دل سنا کر کچھ نہیں ملتا

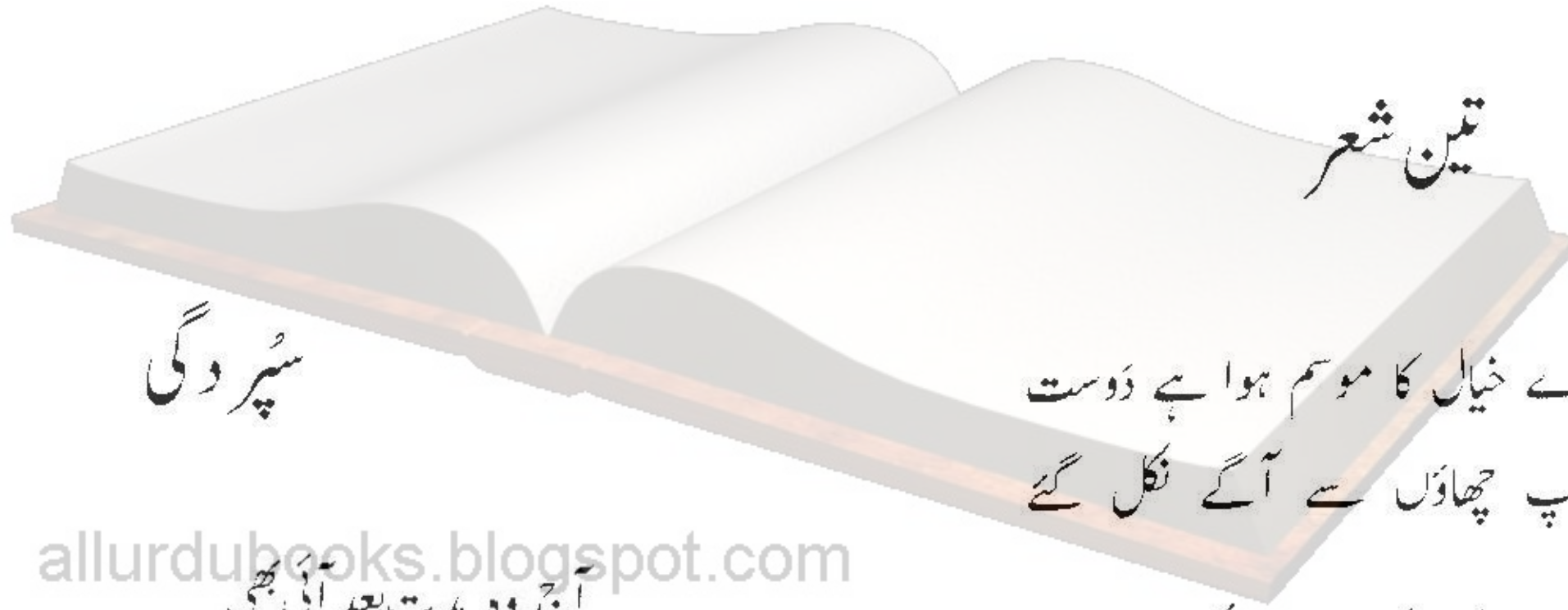
عمل کی سُوکھتی رگ میں ذرا سا خون شامل کر
مرے ہمدَم فقط باتیں بنا کر کچھ نہیں ملتا



مرثیہ
 میں وہ ننھا پچہ ہوں
 بول نہیں سکتا ہے جو
 اور اک اجڑے اسٹیشن پر
 اپنی ماں سے پتھر گیا ہے
 ماں بے چاری
 جانے کب سے
 مجھ کو چلتی گاڑی میں ہی ڈھونڈ رہی ہے

ایک شعر

دو کے بجائے چائے بنائی ہے ایک کپ
 افسوس آج تو بھی فراموش ہو گیا



سُردگی

آج وہ مدت بعد آئی بھی

بس یہ کہنے

جاناں!

میرے سارے خط لکھنا دو

سب تصویریں قلم کتابیں

تین شعر

جب سے ترے خیال کا موسم ہوا ہے دوست
دنیا کی دھوپ چھاؤں سے آگے نکل گئے

مڑ مڑ کے اب بھی کھیت صدائیں دیا کئے
اب کے بھی تیرے گاؤں سے آگے نکل گئے

ہم کو پلٹ کے دیکھنا مشکل سا ہو گیا
شاید تری صداؤں سے آگے نکل گئے

واپس کر دوسارے تحفے
مجھ سے سب کچھ مانگنے والی
جاتے جاتے
میرے کمرے کی چوکھٹ پر
چھوڑ گئی ہے
”اپنا آپ“



دُکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط
اور میل گئی خوشی تو اچھالے تمہارے خط

allurdubooks.blogspot.com

سب چوڑیاں تمہاری سمندر کو سونپ دیں
اور کر دیئے ہوا کے حوالے تمہارے خط

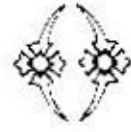
میرے کُبو میں گونج رہا ہے ہر ایک لفظ
میں نے رگوں کے دشت میں پالے تمہارے خط

یوں تو ہیں بے شمار وفا کی نشانیاں
لیکن ہر ایک شے سے نرالے تمہارے خط
جیسے ہو عمر بھر کا اثاثہ غریب کا
کچھ اس طرح سے میں نے سنبھالے تمہارے خط

اہل ہنر کو مجھ پہ وصی اعتراض ہے
میں نے جو اپنے شعر میں ڈھالے تمہارے خط
پروا مجھے نہیں ہے کسی چاند کی وصی
ظلمت کے دشت میں ہیں اُجالے تمہارے خط

دُکھ درد کے ماروں سے مرا ذکر نہ کرنا
گھر جاؤ تو یاروں سے مرا ذکر نہ کرنا
allurdubooks.blogspot.com
وہ ضبط نہ کر پائیں گی آنکھوں کے سمندر
تم راہ گزاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

پھولوں کے نشیمن میں رہا ہوں میں سدا سے
دیکھو کبھی خاروں سے مرا ذکر نہ کرنا



گلِ زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
تمہاری ”ہاں“ پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

درخت پر جو کبھی چوڑیوں سے ڈالا تھا
اُس اک نشاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

یہ ایک ہم کہ نئی بولیاں سدا بولیں
تری زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
سلگ رہی ہیں دہن میں قبائیں لفظوں کی
مگر زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تمہارے آنے پہ سورج کے ہاتھ چمکیں گے
مرے مکال پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

شاید یہ اندھیرے ہی مجھے راہ دکھائیں
اب چاند ستاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

وہ میری کہانی کو غلط رنگ نہ دے دیں
افسانہ نگاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

شاید وہ مرے حال پہ بے ساختہ رو دیں
اس بار بہاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

لے جائیں گے گہرائی میں تُم کو بھی بہا کر
دریا کے کناروں سے مرا ذکر نہ کرنا

وہ شخص ملے تو اُسے ہر بات بتانا
تُم صرف اشاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

تب یاد بہت تم آتے ہو

جب رات کی ناگن ڈستی ہے
 نس نس میں زبر اُترتا ہے
 جب چاند کی کرنیں تیزی سے
 اس دل کو چیر کے آتی ہیں
 جب آنکھ کے اندر ہی آنسو
 زنجیروں میں بندھ جاتے ہیں
 سب جذبوں پر چھا جاتے ہو

ہر ایک سمت پگھلنے لگے ہیں سنائے
 ترے بیاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
 جہاں جہاں تری خوشبو کے رنگ بکھرے ہیں
 وہاں وہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
 تری جدائی کے پل سے ہوا ہے عشق حنوط
 کہ اس جہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
 وہ ”ہاں“ کرگئی بہاروں میں اُس کا وعدہ تھا
 اُس ایک ”ہاں“ پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
 وہ مجھ کو سونپ گیا فرقتیں دسمبر میں
 درختِ جاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
 ہمارے لب تو دعائیں جلائے رکھتے ہیں
 پر آسمان پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

Wel Come

allurdubooks.blogspot.com

رات کا پچھلا پہرے
 ماتمی ملبوس اوڑھے
 درد کی اُن وادیوں سے
 وحشتوں کے راستے سے
 لڑکھڑاتی
 ڈمگاتی

تب یاد بہت تم آتے ہو
 جب درد کی جھانجر بجتی ہے
 جب رقص غموں کا ہوتا ہے
 خوابوں کی تال پہ سارے دکھ
 وحشت کے ساز بجاتے ہیں
 گاتے ہیں خواہش کی لے میں
 مستی میں جھومتے جاتے ہیں
 سب جذیوں پر چھا جاتے ہو
 تب یاد بہت تم آتے ہو
 تب یاد بہت تم آتے ہو

تمہارے لئے ایک نظم



دیکھیں جانو آپ اس بار
جلدی جلدی خط لکھئے گا

ورنہ-----ورنہ-----!

ورنہ میں کیا کر سکتی ہوں؟

رواؤں گی بس-----!

اب سے کتنے موسم پیچھے

میں اس کے خط پر رویا تھا

شاید پورا جنت میری آنکھ میں لاپی رہی تھی

اور اب اتنے برسوں بعد

بال کھولے

ہین کرتی

چاندنی کو ساتھ لے کر

میری جانب چل پڑی ہے

آ رہی ہے

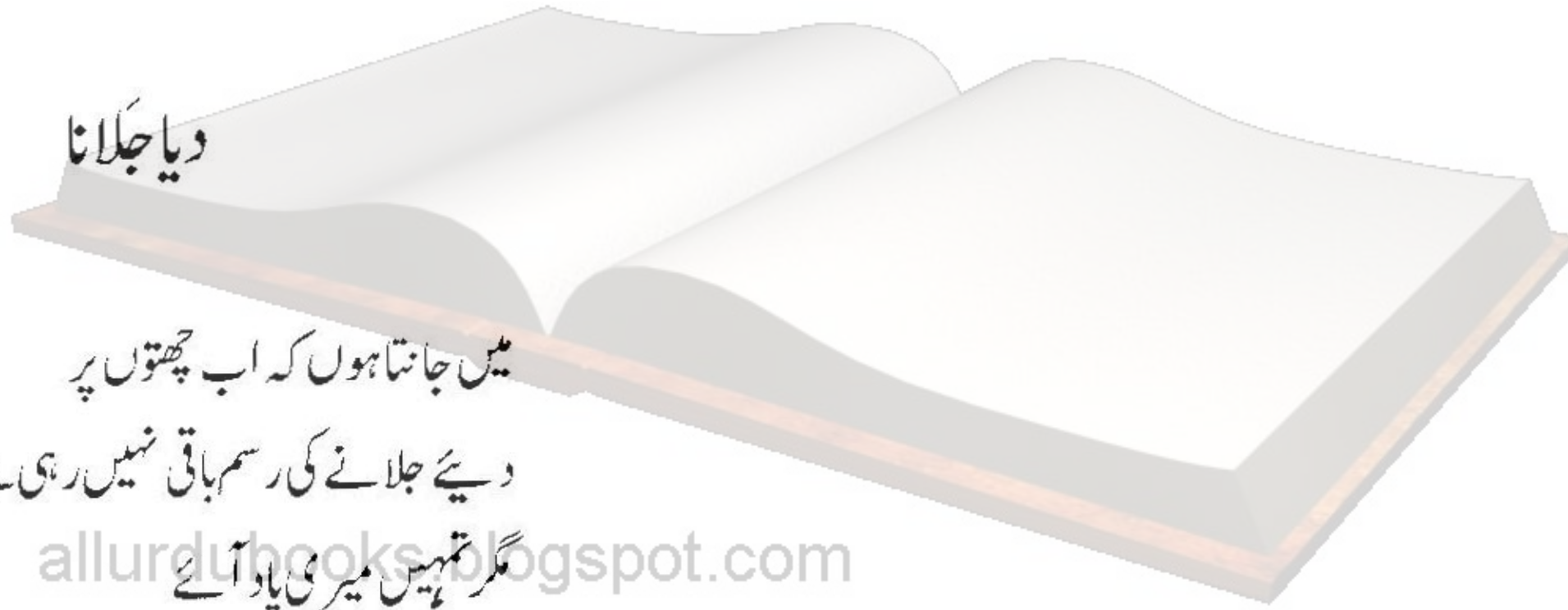
تیری یاد

پاگل لڑکی

پہلے میرے خط کے اُس نے
اک انجانے خوف سے ڈر کر
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے

اب
ایک حسیں احساس کے تابع
جس کا کوئی نام نہیں ہے
پچھلے کتنے ہی گھنٹوں سے
دروازے کی اوٹ میں چھپ کر
ٹکڑے جوڑ رہی ہے۔۔۔ پاگل

آج پرانے درد کھنگالے
پچھلے کتنے گھنٹوں سے
اپنی اُس نادانی پر میں
رہ رہ کر ہنس پڑتا ہوں
لیکن دور کہیں آنکھوں میں
انجانا سا آنسو اب بھی
اُٹھتا ہے اور دب جاتا ہے
چھپ جاتا ہے
جیسے کتنے موسم پیچھے
شاید پورا ہفتہ میری آنکھ میں لالی رہی تھی



دیا جلا نا

میں جانتا ہوں کہ اب چھتوں پر
دیئے جلانے کی رسم باقی نہیں رہی ہے
مگر تمہیں میری یاد آئے

تو یاد رکھو۔۔۔!
تم اپنی آنکھوں سے
آنسوؤں کے چمکتے موتی نہ گرنے دینا
بس اتنا کرنا

ایک شعر

کہتے ہو کہ پتھرے کوئی مدت نہیں گزری
لگتا ہے کبھی تم نے کیلنڈر نہیں دیکھا

اُس کے بیٹے کیلئے ایک نظم

اے مرے چاند کی آغوش سے ابھرے ہوئے چاند
تیرے آنے سے مری شوخ کی سب مسکانیں
اُس کے مرجھائے ہوئے چہرے پہ لوٹ آئی ہیں
تو نے ہی اُس کے سلگتے ہوئے سب زخموں پر
اپنا نازک سا مہکتا ہوا مرہم رکھا
گویا صحراؤں میں برسات کا موسم رکھا
وقت کی آندھی نے اک پھول مرے آنگن کا
گلشنِ غیر کے زندان میں لا پھینکا تھا
میں کہ جگنو تھا چھنے مجھ سے حوالے میرے

کہ اپنی چھت پر
مری محبت کی نظم گا کر
مری رفاقت کو یاد کر کے
دیا جلانا

تم اپنی چھت پر کسی بھی کونے میں بیٹھ کر
اک دیا جلانا۔۔۔۔۔!

کھو گئے جانے کہاں سارے اُجالے میرے
 وہ کہ تتلی تھی سبھی رنگوں سے محروم ہوئی
 ہجر کے درد میں دن رات وہ مغموم ہوئی
 بھری بھری سی وہ رہتی تھی مری سوچوں میں
 تیرے آنے سے مری شوخ نے خوشیاں پائیں
 تو جو بنتا ہے تجھے دیکھ کے جی اُٹھتی ہے
 تو جو روتا ہے تو گھبرا کے بھر جاتی ہے
 مجھ سے واسطہ جو کرتی تھی مقدر اپنا
 اب سمجھتی ہے فقط تجھ کو سکندر اپنا
 اب تری ذات سے منسوب ہیں سانسیں اُس کی
 اور کھلتی ہیں ترے قرب میں بانہیں اُس کی
 اے مرے چاند کی آغوش میں کھلتے ہوئے چاند
 تو نے مجھ پر عجب احسان کیا ہے پیارے
 اب ترے قرب میں وہ مجھ کو بھلا تو دے گی
 ہجر کے جلتے ہوئے دیب بچھا تو دے گی

مجھے ہر کام سے پہلے

مجھے ہر کام سے پہلے
 سحر سے شام سے پہلے
 یہی اک کام کرنا ہے
 تمہارا نام لینا ہے
 تمہی کو یاد کرنا ہے
 کہ جب بھی درد پینا ہے

تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا؟

بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا
ضبط کا حوصلہ بڑھا لینا
آنسوؤں کو کہیں چھپا لینا
کانپتی ڈولتی صداؤں کو
چپ کی چادر سے ڈھانپ کر رکھنا
بے سبب بھی کبھی کبھی ہنسنا
جب بھی ہو بات کوئی تلخی کی
موضوع گفتگو بدل دینا
بے سبب تو نہیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا

کہ جب بھی زخم سینا ہے
غم دنیا سے گھبرا کر
مجھے جب جام لینا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے
تمہاری یاد ہے دل میں
کہ اک صیاد ہے دل میں
کوئی برباد ہے دل میں
اُسے آباد کرنا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے



یہ کب کہا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے
مجھے تو چاند ستاروں سے خوف آتا ہے

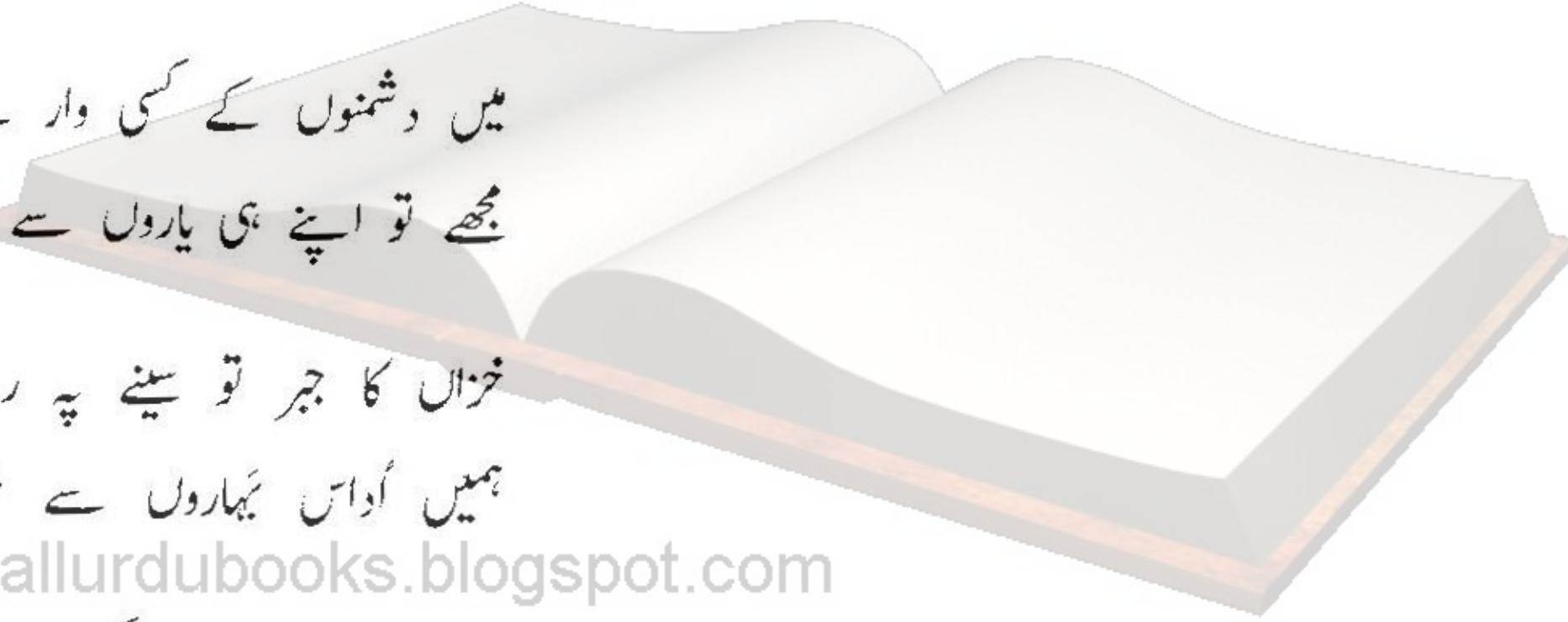
میں دشمنوں کے کسی وار سے نہیں ڈرتا
مجھے تو اپنے ہی یاروں سے خوف آتا ہے

خزاں کا جبر تو سینے پہ روک لیتے ہیں
ہمیں اُداس بہاروں سے خوف آتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

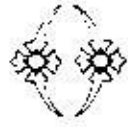
ملے ہیں دوستو بیساکھیوں سے غم اتنے
مرے بدن کو بہاروں سے خوف آتا ہے

میں التفات کی خندق سے دُور رہتا ہوں
تعلقات کے غاروں سے خوف آتا ہے



ایک شعر

دھویں کی لہر پہ تصویر رقص کرتی رہی
وہ سگرٹوں کے تسلسل میں یاد آتا رہا



میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
دل درد سے نڈھال ہے اور چاند رات ہے
آنکھوں میں چُھ گئیں تری یادوں کی کرچیاں
کاندھوں پہ غم کی شال ہے اور چاند رات ہے

allurdubooks.blogspot.com

دل توڑ کے خموش نظاروں کا کیا ملا؟
شبِ نیم کا یہ سوال ہے اور چاند رات ہے
پھر تنہائیاں سی اُڑنے لگیں دشتِ خواب سے
پھر خواہشِ وصال ہے اور چاند رات ہے

دو شعر

مجھ کو بھی خوفِ ترکِ تعلق نے آیا
وہ بھی اسی خیال سے اوروں کی ہو گئی
پہلے تو اُس کے ہاتھ کی مشعلِ بجھی و صی
پھر یوں ہوا کہیں مری تقدیر کھو گئی

کیمپس کی نہر پر ہے ترا ہاتھ ہاتھ میں
موسم بھی لازوال ہے اور چاند رات ہے
ہر اک نکلی نے اوڑھ لیا ماتمی لباس
ہر پھول پر ملال ہے اور چاند رات ہے

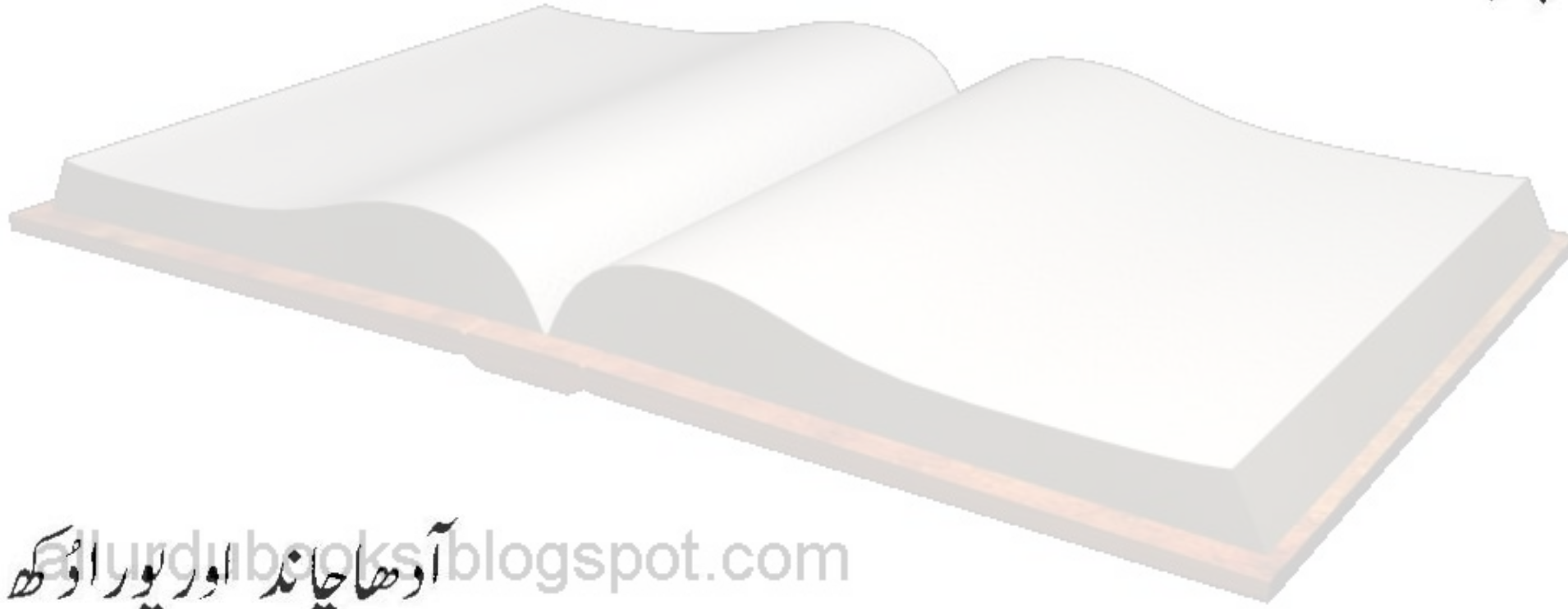
میری تو پور پور میں خوشبو سی بس گئی
اُس پر ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
چھلکا سا پڑ رہا ہے وصی وحشتوں کا رنگ
ہر چیز پہ زوال ہے اور چاند رات ہے

فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں
جو تو نہیں تو اُجالے بھی سوگ کرتے ہیں

تمہارے ہاتھ کی چوڑی بھی بین کرتی ہے
ہمارے ہونٹ کے تالے بھی سوگ کرتے ہیں

نگر نگر میں وہ بھرے ہیں ظلم کے منظر
ہماری روح کے چھالے بھی سوگ کرتے ہیں

اُسے کہو کہ ستم میں وہ کچھ کمی کر دے
 کہ ظلم توڑنے والے بھی سوگ کرتے ہیں
 تم اپنے دکھ پہ اکیسے نہیں ہو افسردہ
 تمہارے چاہنے والے بھی سوگ کرتے ہیں



آدھا چاند اور پورا دکھ

جب سے تم پنچھڑے ہو تب سے
 آدھا چاند اگر دیکھوں تو
 میری آنکھیں بھر آتی ہیں

تنبیہ

اے دلکش معصوم لڑکیو! تم

کبھی کسی سے بھی دکھ نہ کہنا

ان آنچلوں سے

کھنکھاتی رنگین چوڑیوں سے

بدن کی اپنی ہی خوشبوؤں سے

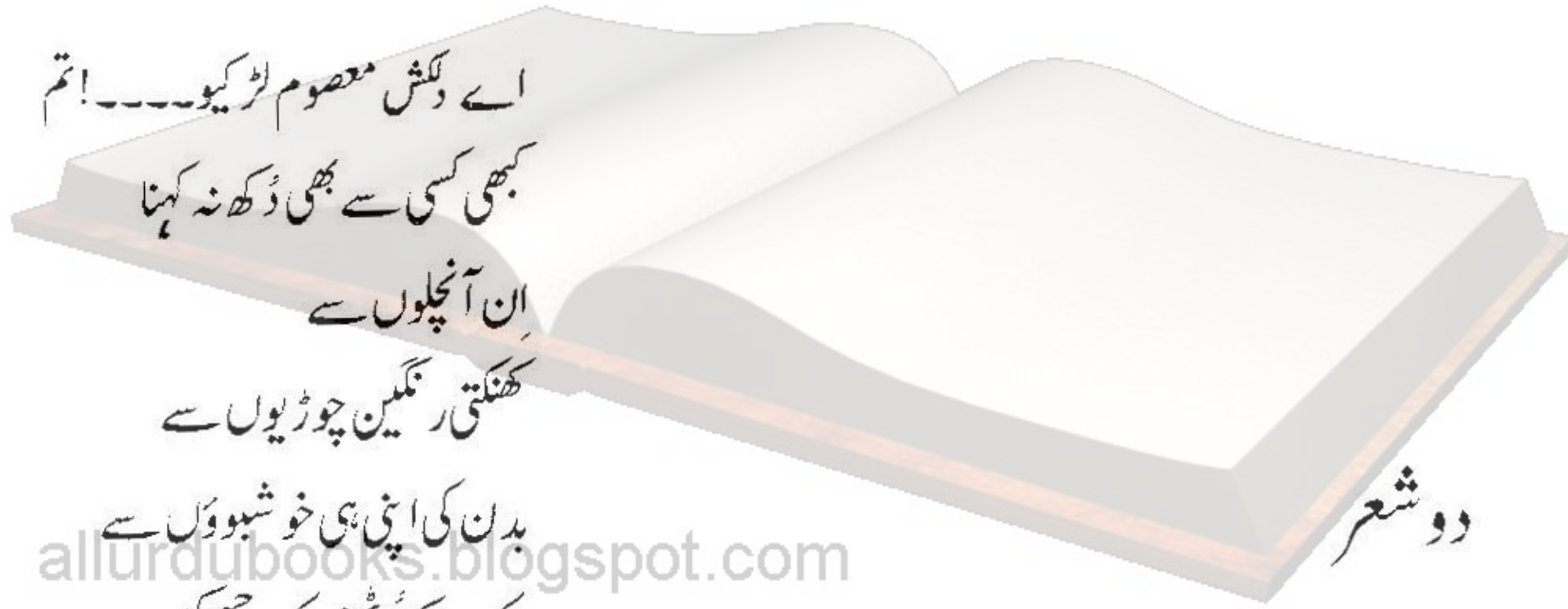
پلک کے اٹھنے پلک جھپکنے

کی ساعتوں سے

چھتوں کے کونوں میں چھپ کے بیٹھی

وہ شوخ و شنگ اور ناز پرور سی چاندنی سے

دیوں کی لو سے

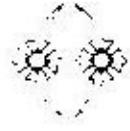


دو شعر

ہر ایک شب مری تازہ عذاب میں گزری
تمہارے بعد تمہارے ہی خواب میں گزری
میں ایک پھول ہوں وہ مجھ کو رکھ سے بھول گیا
تمام عمر اسی کی کتاب میں گزری

یاں کتب سے کہ جن میں پھولوں کے تتلیوں کے حسین دکھ ہوں
 پنگ پہ سلوٹوں بھری صاف چادروں سے
 گداز تکیوں سے جن میں زلفوں کی خوشبو نہیں رقص کر رہی ہوں
 تم آئینوں اور جگنوؤں سے
 سپیلیوں اور دوستوں سے
 کبھی بھی معصوم لڑکیو۔۔۔ تم۔۔۔!
 وہ دکھ نہ کہنا

سیاہ راتوں میں جس کو اپنی
 اداس آنکھوں سے
 اپنے ہی دل کی دھڑکنوں سے
 چھپا چھپا کر بکھر رہی تھیں
 کبھی بھی دیکھو وہ دکھ نہ کہنا
 کبھی بھی اے لڑکیو۔۔۔!
 وگرنہ۔۔۔!۔۔۔!۔۔۔!



ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہونا ہے
 کہ اشک روکنا تم سے محال ہونا ہے

ہر ایک لب پہ ہیں میری وفا کے افسانے
 ترے ستم کو ابھی لازوال ہونا ہے

allurdubooks.blogspot.com

بجا کے خار ہیں لیکن بہار کی رت میں
 یہ طے ہے اب کے ہمیں بھی نہال ہونا ہے

تمہیں خبر ہی نہیں تم تو لوٹ جاؤ گے
 تمہارے ہجر میں لمحہ بھی سال ہونا ہے

والیسی کا لوح

تم سے میری بات ہوئی تھی

تم نے مجھ کو سمجھایا تھا

اپنی ذات سے باہر نکلو

گھر کو لوٹو

گھر کو دیکھو

ہماری روح پہ جب بھی عذاب اُتریں گے
تمہاری یاد کو اس دل کی ڈھال ہونا ہے

کبھی تو روئے گا وہ بھی کسی کی بانہوں میں
کبھی تو اُس کی ہنسی کو زوال ہونا ہے

ملیں گی ہم کو بھی اپنے نصیب کی خوشیاں
بس انتظار ہے کب یہ کمال ہونا ہے

ہر ایک شخص چلے گا ہماری راہوں پر
محبوتوں میں ہمیں وہ مثال ہونا ہے

زمانہ جس کے خم و پیچ میں اُلجھ جائے
ہماری ذات کو ایسا سوال ہونا ہے

وصی یقین ہے مجھ کو وہ لوٹ آئے گا
اُسے بھی اپنے کئے کا ملال ہونا ہے

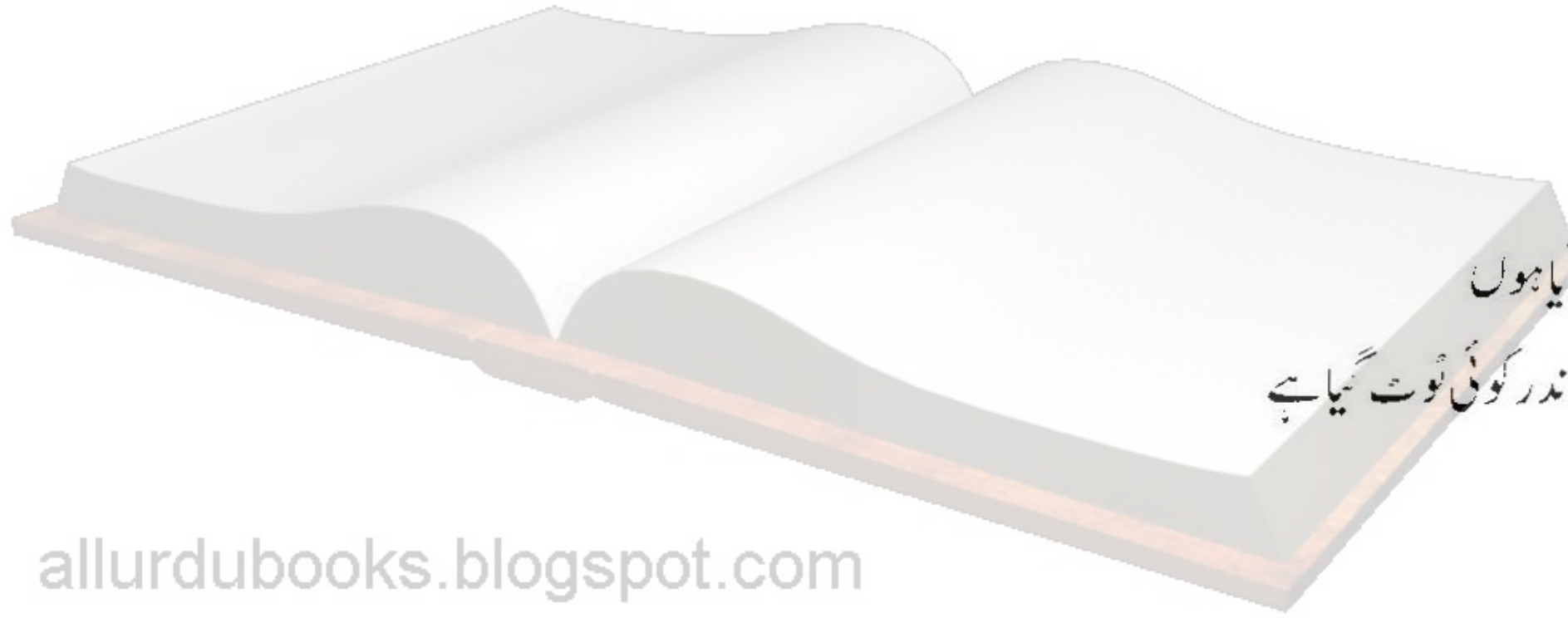
اور بھی لوگ تمہارے دم سے زندہ ہیں
تم میں اپنی ساری خوشیاں
دیکھ رہے ہیں

سوچ لیا ہے

دیکھ لیا ہے

لوٹ آیا ہوں

لیکن میرے اندر کوئی ٹوٹ گیا ہے



allurdubooks.blogspot.com

ایک شعر

اُس نے یہ میری محبت کو نیا موڑ دیا
آج میرے لئے بانوں کو کھلا چھوڑ دیا



جانے کیوں پندرہ کا تنہا
اور اُسی پہنچے چاند
مجھ کو اچھا لگتا ہے
شاید یوں

چودہ تو اب میری ضد ہے
کیونکہ چودہ کا خوش چاند
اُس کو اچھا لگتا تھا

میں اِس حصار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
تمہارے پیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
تری گلی کے علاوہ بھی اور قریے ہیں
جو اِس دیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
تمہارے ہجر کی صدیاں تمہارے وصل کے دن
میں اِس شمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

allurdubooks.blogspot.com

رُچا ہوا ہے ترا عشق میری پوروں میں
میں اس خمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ میرا جسم کہ ماتم سرائے حسرت ہے
میں اس مزار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ مجھ میں کون مرے رات دن سنبھالتا ہے
اس اختیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

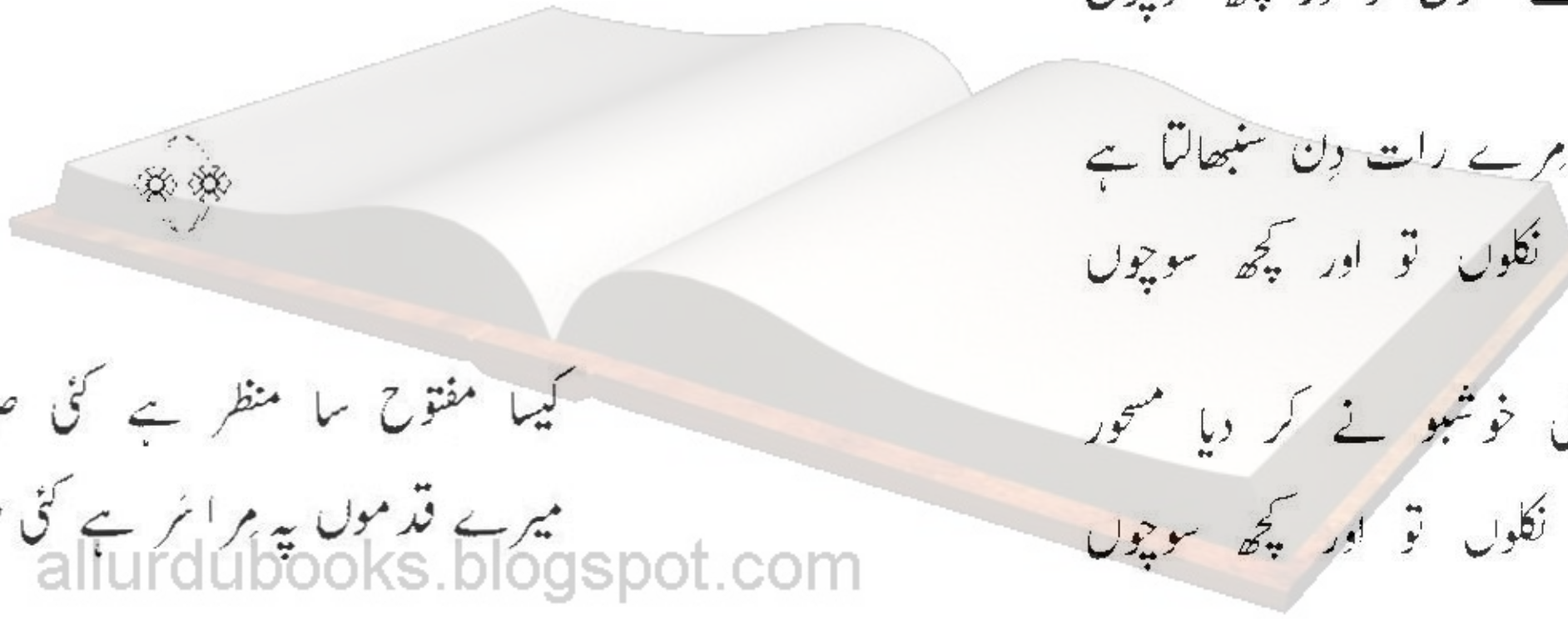
تمہارے جسم کی خوشبو نے کر دیا مسحور
اس آبشار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ بے قراری مری روح کا اُجالا ہے
میں اس قرار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے
میرے قدموں پہ مرا سر ہے کئی صدیوں سے

خوف رہتا ہے نہ سیلاب کہیں لے جائے
میری پکلوں پہ ترا گھر ہے کئی صدیوں سے

اُس کے پانی میں بھی پہلے سا وہ ٹھہراؤ نہیں
تو بھی بے چین سمندر ہے کئی صدیوں سے



allurdubooks.blogspot.com

اشک آنکھوں میں سلگتے ہوئے سو جاتے ہیں
یہ مری آنکھ جو بخر ہے کئی صدیوں سے

کون کہتا ہے ملاقات مری آج کی ہے
تو مری روح کے اندر ہے کئی صدیوں سے

یہ مجھے سانس بھی کھل کر نہیں لینے دیتا
میری شہ رگ پہ جو خنجر ہے کئی صدیوں سے

اے مری ماں میں ہر اک دھوپ سے لڑ سکتا ہوں
میرے سر پر تیری چادر ہے کئی صدیوں سے

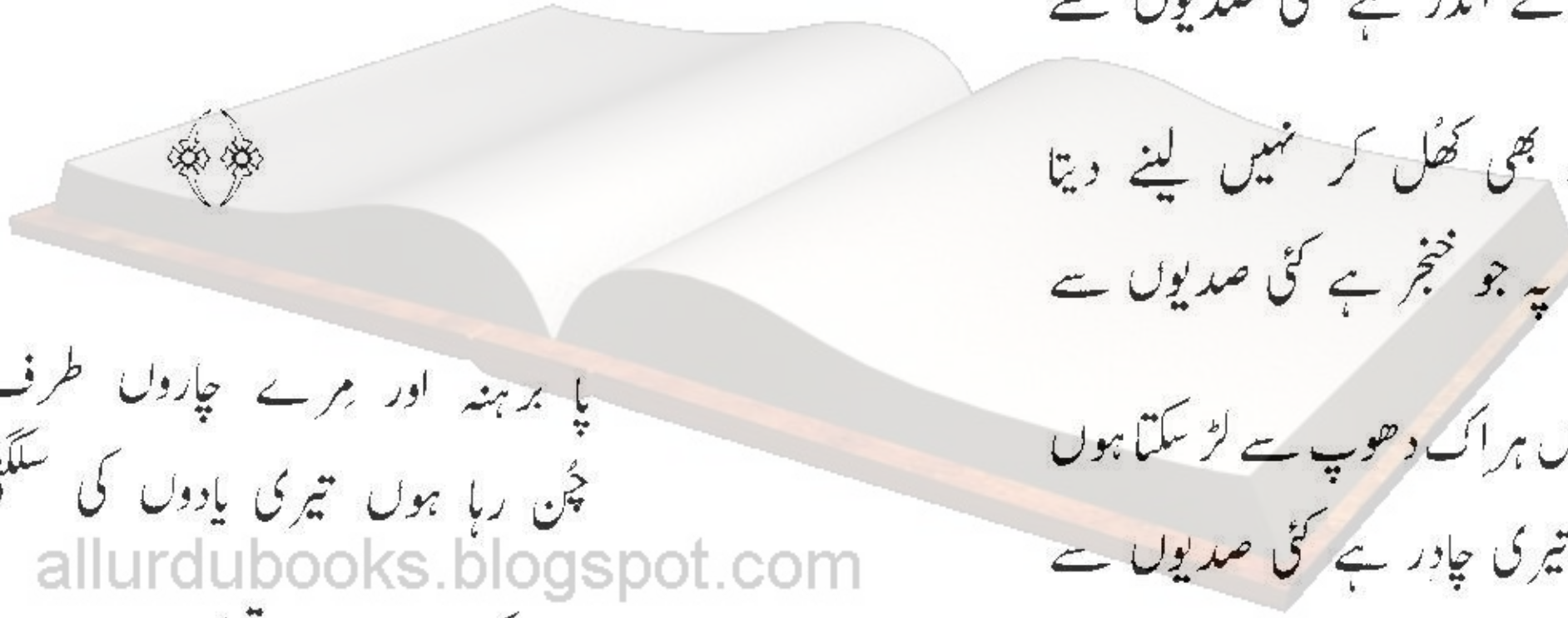
میں نے جس کے لئے ہر شخص کو ناراض کیا
روٹھ جائے نہ یہی ڈر ہے کئی صدیوں سے

اُس کی عادت ہے جڑیں کاٹتے رہنے کی وصی
جو مری ذات کا محور ہے کئی صدیوں سے

پا برہنہ اور مرے چاروں طرف تنہائیاں
چُن رہا ہوں تیری یادوں کی سلگتی کرچیاں

کیا کہیں ترک تعلق کا ارادہ تو نہیں
یاد جو کرنے لگے ہو تم پرانی تلخیاں

آہ! وہ موسم وہ ہیلے اور کنارہ نہر کا
یاد آتی ہیں مجھے کیمپس کی ساری شوخیاں



allurdubooks.blogspot.com

کیا کسی وحشت زدہ موسم کا تم کو خوف ہے
 کس لئے خاموش ہو کھواؤ نا دل کی کھڑکیاں
 میں اُسے شہرت کے بام و در پہ پہنچانے کے بعد
 اپنے دامن میں پھپھالے جاؤں گا رسوائیاں
 اپنی بربادی کا میں جا کر کسے الزام دوں
 اپنے ہاتھوں سے ڈیوئیں میں نے اپنی کشتیاں
 جیت تو جاتا ہوں پھر بھی دکھ سا رہتا ہے مجھے
 کب تلک اُس سے میں کھینوں گا شکستہ بازیاں
 بولیاں لگتی ہیں اب بھی خوشبوؤں کی شہر میں
 آج بھی بازار میں بکتی ہیں نازک تتلیاں
 لیجئے اِس دل کا پھر ماہِ محرم آگیا
 ماتموں کا شور ہے اور چل رہی ہیں برچھیاں

یاد ہے مجھ کو دسمبر میں جدائی کی وہ رات
 چاند کی کرنیں لہو میں بن گئیں چنگاریاں
 ہجر کے ساحل پہ کس کے منتظر بیٹھے ہو تم
 اِس سمندر سے بھلا کب لوٹتی ہیں کشتیاں
 پھر کیلا ذائقہ موسم کا اِس دل کو لگا
 پھر سے آنکھوں میں اتر آئیں پرانی تلخیاں
 کون جانے کس سے بدلہ لے رہا ہوں میں وحشی
 ایک مدت سے رگوں میں پال کر ویرانیاں

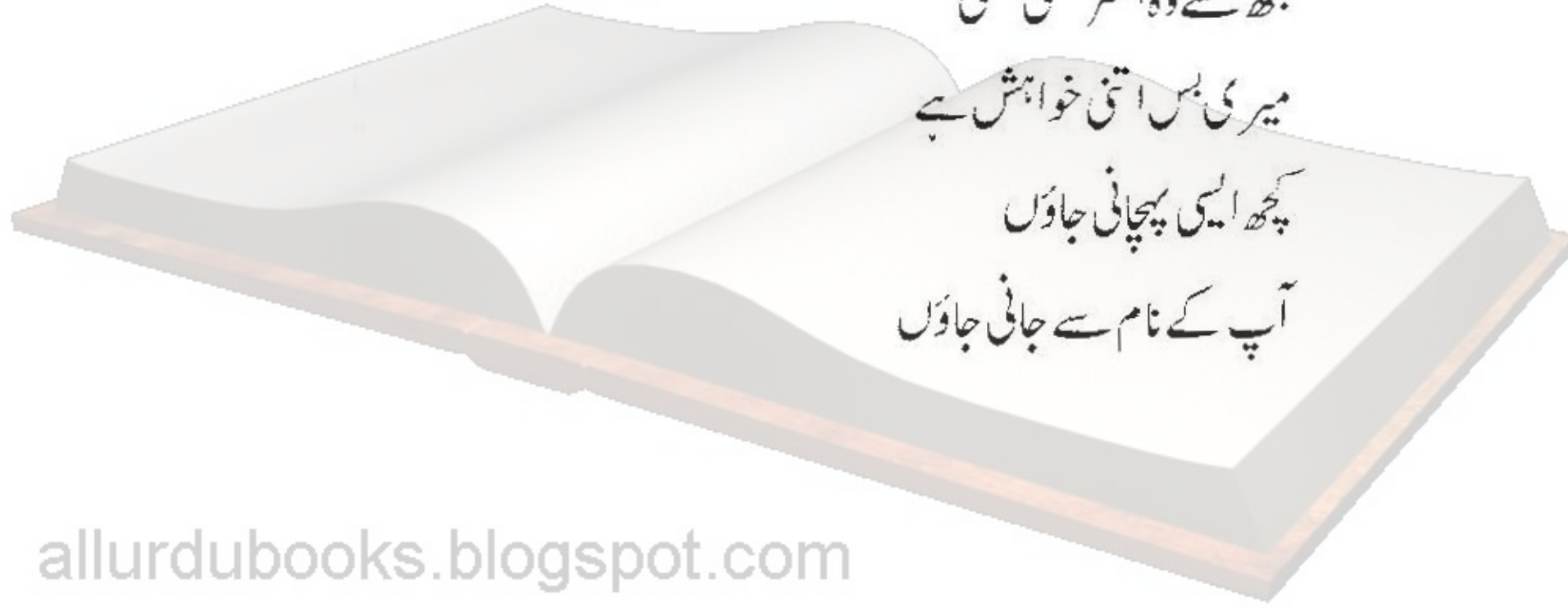
اک میں کہ جدائی نے مجھے کر دیا ساکت
 اک تو ہے کہ صدے سے ادھر کانپ رہا ہے
 آنگن کو پلٹ جاؤں نہ میں چھوڑ کے اُس کو
 صحرا میں مرا خوابِ سفر کانپ رہا ہے
 یا تو مری بینائی پہ ہے خوفِ مُسلط
 یا نہر کے پانی میں شجر کانپ رہا ہے
 بُجھنے نہیں دوں گا میں کبھی ہجر کے صدے
 دل میں تری یادوں کا شرر کانپ رہا ہے

allurdubooks.blogspot.com

دیوار پہ لِرزہ ہے تو در کانپ رہا ہے
 پتھرے ہو تو اُجڑا ہوا گھر کانپ رہا ہے
 تم آنکھ کی پتلی میں چھپے سچ کو بھی دیکھو
 مجرم تو نہیں ہے وہ اگر کانپ رہا ہے
 ویران ہے اِس درجہ ترے بعد مرا دل
 اس شر میں آتے ہوئے در کانپ رہا ہے

کسک

مجھ سے وہ اکثر کہتی تھی
میری بس اتنی خواہش ہے
کچھ ایسی پہچانی جاؤں
آپ کے نام سے جانی جاؤں



allurdubooks.blogspot.com



تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھین گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں